

يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ
غَيْرِهَا الْفَرِیضَةَ
اِنَّ قَدْ حَرَفْتُمْ كَلَامَ الْاِلَهِ
(المائدة - آیت ۴۱)
(یسعیاہ - آیت ۲۴: ۵)
(یرمیاہ - آیت ۲۳: ۳۶)

بائبل اور تحریف

از قلم

بشیر احمد حسینی خطیب جامع مسجد حسینی

گوجرہ بازار شورکوٹ چھاؤنی (ضلع جھنگ)

ناشر و ملنے کا پتہ

اسلامی کتب خانہ منیاری بازار

شورکوٹ چھاؤنی (ضلع جھنگ)

بائبل اور تحریف

انز قلم

بشیر احمد حسینی

الناشر و ملنے کا پتہ

اسلامی کتب خانہ

منیاری بازار شورکوٹ چھاؤنی ضلع جھنگ

فہرست

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	تیسرا باب۔		وجہ تالیف
	اسرائیلی سلطنت کا حال		بائبل اور تورات شریف کے بیان میں
	یہودہ کی سلطنت کا حال		بائبل کیا ہے۔ رو میں کھجور لک کی الہامی
	تورات شریف کا ملنا		کتا میں۔
	سلاطین دوم اور تاریخ دوم		ہم اہل اسلام کا عقیدہ، حضرت موسیٰ
	حضرت سلیمان اور شاہان بنی اسرائیل		اور تورات شریف۔
	کی سلطنت کا حال۔		کی دو دلیلیں
	ایک اور طرز سے۔		تورات شریف کی حفاظت پر عیسائیوں
	سوچئے تو مہی۔		پہلی دلیل کا جواب
	ہمارے نزدیک		دوسری دلیل کا جواب
	شاہ مصر فرعون اور نصر کا پہلا حملہ		تورات شریف اور حضرت سلیمان
	بخت نصر کا دوسرا تیسرا حملہ		دوسرا باب
	شاہان بنی اسرائیل اور یہود تسلیم شدہ تورات		صندھ برق کے صدر میں عملی قاضی کی موت
	پہلی اور دوسری دلیل		صندھ برق اور بیت شمس کے لوگ
	تیسری دلیل		تورات شریف اور حضرت سلیمان کی آخری
	مسیحی نما کی دلیل کا جواب عذر کی تورات		نزدگی۔

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
	کچھ اور۔ پہلا فقرہ سے تیسرا تک انجیل متی اور انجیل مرقس کا مقابلہ پولوس کی شہادت حضرت مسیح کی شہادت تعداد کی غلطیاں، تحریف کے مشاہدات اختلافات دوسرا عقیدہ اور حضرت مسیح اور مسیحی میرا پہلا و دوسرا خط اور اس کا جواب میرا تیسرا خط وجہ رجسٹری خط ایک اور جوابی رجسٹری		انطاکیس کا پہلا دوسرا حملہ شہزادہ طیطس رومی کا حملہ پہلی دوسری بات۔ تین دلیلیں دوسری۔ تیسری دلیل کتاب خروج کی تحریف پر دو دلیلیں کتاب گنتی کی تحریف پر دو دلیلیں کتاب استثناء پر تین دلیلیں دوسری، تیسری دلیل مسیحی علماء کے پانچ سوالات سوالوں کے جوابات کتاب اجمار کی تحریف پر دو دلیلیں عیسائی مذہب میں سیدنا موسیٰ کا مقام پہلی، دوسری شہادت زبورہ کی کتاب، مصنفوں کا حال زبورہ کے بارہ میں عیسائی علماء کی رائے کاتب کی پہلی، دوسری غلطی آخری شہادت، عیسائیوں کا عقیدہ انجیل متی انجیل شریف نہیں ہے۔ پہلی غلطی سے گیارہ سو ہیں غلطی تک

بِسْمِہِ سُبْحَانَهُ

وجہ تالیف

برادران اسلام :- آج کل مسیحی علماء، تحریری اور تقریری طور پر فرما رہے ہیں کہ ہمارے پاس تو رات - نہ بوری - انجیل اور صحائف انبیاء بالکل اسی طرح موجود ہیں جس طرح خداوند تعالیٰ نے نازل فرمائے تھے اور اہل اسلام پر طرح طرح کے اعتراضات کرتے ہیں۔ اس لئے ضروری سمجھا گیا کہ ایک ایسی کتاب تحریر کی جائے جس میں یہ ثابت کیا جائے کہ یہ اصل کتابیں نہیں ہیں بلکہ اس میں تحریف واقع ہو گئی ہے، اور اصل کتابیں اس دنیا میں موجود نہیں ہیں۔ اس مقصد کے پیش نظر یہ چند سطور لکھی گئی ہیں اور ان کا نام ”بائبل اور تحریف“ رکھا گیا ہے۔

رَبِّ کائنات کے دربار عالیہ میں انکساری اور عاجزی کے ساتھ یہ دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ اس ناچیز کی کوشش کو قبول فرما کر احقر کے لئے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین ثم آمین !

بشیر احمد حسینی عفی عنہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
تَحْمِدهٖ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ
اَمَّا بَعْدُ

پہلا باب

بائبل اور تورات شریف کے بیان میں

(۲) دو فرقے :- ناظرینِ کرام! آپ کو معلوم ہونا چاہیے کہ عیسائیوں کے بہت سے فرقے ہیں جن میں سے دو فرقے بہت مشہور ہیں پہلا فرقہ رومن کیتھولک کے نام سے پکارا جاتا جاتا ہے۔ اور دوسرا فرقہ پروٹسٹنٹ کے نام سے مشہور ہے ہم جس فرقہ سے رشتہ محبت قائم کر رہے ہیں وہ دوسرا فرقہ ہے۔ ان دونوں فرقوں کا آپس میں بہت سے مسائل میں اختلاف ہے ان مسائل میں سے الہامی کتابوں کے بارے میں بھی شدید اختلاف ہے۔ رومن کیتھولک بائبل میں الہامی کتابیں پروٹسٹنٹ سے زیادہ تسلیم کرتے ہیں لیکن پروٹسٹنٹ ان کتابوں کو غیر الہامی جھوٹی اور جعلی سمجھتے ہیں۔ دونوں فرقے ایک دوسرے کو کاذب کہتے ہیں۔ ہمارے نزدیک اپنے اپنے قول میں دونوں سچے ہیں۔

بائبل کیا ہے؟

عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے حقیقی بھی کتابیں انبیاء سابقین پر نازل فرمائی تھیں۔ وہ تمام کتابیں آج تک صحیح موجود ہیں۔ انہوں نے ان تمام کتابوں کو اپنے زعم کے مطابق ایک جلد میں جمع کر کے اس جلد کا نام بائبل رکھا ہے۔

بائبل میں کیا ہے؟ بائبل میں دو قسم کے عہد نامے پائے جاتے ہیں۔

بقول ان کے حضرت سیدنا عیسیٰؑ سے قبل جتنی بھی کتابیں نازل ہوئی تھیں۔ ان سب کو عہد نامہ عتیق کہا جاتا ہے۔ اور حضرت سیدنا عیسیٰؑ کی انجیل اور ان کے حواریوں کے خطوط وغیرہ کو عہد نامہ جدید کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ عہد نامہ عتیق میں کل ۳۹ کتابیں ہیں اور عہد نامہ جدید میں بمبہ خطوط کے کل ستائیس کتابیں ہیں۔ بائبل میں چھوٹی بڑی کل چھیاسٹھ ہیں۔

رومن کیتھولک کی الہامی کتابیں :- ^{زائد} رومن کیتھولک کی الہامی

کتابوں کے نام یہ ہیں۔ طوبیہ۔ یہودیت۔ حکمت۔ یسوع بن سیراخ۔ باروک مکابین اول و مکابین دوم۔ یہ کتابیں کیتھولک بائبل میں ہیں۔ پروٹسٹنٹ میں نہیں۔

عیسائیوں کا عقیدہ :- بائبل کے بارے میں عیسائیوں کا عقیدہ یہ ہے۔

کہ بائبل الہامی کتاب ہے۔ اور روح القدس کی مدد سے لکھی گئی ہے۔ اس لئے ہر قسم کی غلطی اور تحریف یعنی رد و بدل سے بالکل مستبرا ہے۔ ہم کہتے ہیں کہ یہ صرف عقیدہ ہی ہے اس عقیدہ کو ثابت کرنے کے لئے سوائے اٹکل سچو کے اور کوئی دلیل ان کے پاس نہیں ہے۔

ضروری نوٹ

یاد رہے کہ جس مقام پر صرف تورات، زبور اور انجیل لکھا جائے گا اس سے مراد موجودہ کتابیں ہونگی اور جس مقام پر ان کتابوں کے ساتھ شریف کا لفظ تحریر کیا جائے گا اس سے مراد اصلی کتابیں ہوں گی۔

ہم اہل اسلام کا عقیدہ :- ہم اہل اسلام کا عقیدہ یہ ہے کہ بائبل الہامی کتاب نہیں ہے کیونکہ اس میں بہت سی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کا کلام غلطیوں سے پاک ہوتا ہے۔ ہم آگے چل کر اپنے عقیدہ کو روز بروز روشن کی طرف دلائل سے ثابت کریں گے جو دیانت داری کے ساتھ ان دلائل کو پڑھ گارو۔ یقیناً خوش ہوگا۔ اور اسلام کی صداقت کو تسلیم کرے گا۔

بائبل کی پہلی کتاب :- بائبل کی پہلی کتاب تورات ہے۔

تورات شریف حضرت سیدنا موسیٰؑ پر عبرانی زبان میں نازل ہوئی تھی۔ بائبل کی تورات پیدائش، خروج، احبارہ، گنتی اور استثناء ان پانچوں کتابوں پر مشتمل ہے۔

حضرت موسیٰؑ اور تورات شریف :- حضرت سیدنا موسیٰؑ نے

تورات شریف کو لکھ کر حورب کے مقام پر ایک صندوق میں رکھ دیا تھا۔ اور بنی اسرائیل کو ہر سات سال کے آخر میں قوم کے سامنے پڑھ کر سنانے کا حکم صادر فرمایا تھا۔ جیسا کہ استثناء ۳۱ باب : ۹ تا ۱۱ فقرات میں درج ہے۔

ان فقرات کو پڑھ لیجئے۔ ۹۔ اور موسیٰؑ نے اس شریعت کو لکھ کر اسے کاہنوں کے جو نبی لادی اور خداوند کے عہد کے صندوق کے اٹھانے والے تھے اور اسرائیل کے سب بزرگوں کے سپرد کیا۔

۱۰۔ پھر موسیٰؑ نے ان کو یہ حکم دیا کہ ہر سات برس کے آخر میں چھٹکارے کے سال معین وقت پر عید خیام میں۔

۱۱: جب سب اسرائیلی خداوند تیرے خدا کے حضور اس جگہ آکر حاضر ہوں جسے وہ خود چنے گا تو تو اس شریعت کو پڑھ کر سب اسرائیلیوں کو سناتا۔

تورات شریف کی صرف ایک جلد تھی :-

یہ یاد رہے کہ

تورات شریف کی جلد صرف ایک تھی جو صندوق میں تھی حضرت سیدنا موسیٰؑ نے نہ تو تورات شریف سے نقل کر کے اور نسخے تیار کر کے حکم فرمایا اور نہ بنی اسرائیل نے تورات شریف کے اور نسخے نقل کر کے تیار کئے۔ یہ کہنا کہ تورات شریف سے نقل کر کے اور نسخے تیار کئے گئے تھے بجا نہیں ہے۔

تورات شریف کی حفاظت پر عیسائیوں کی دو دلیلیں

پہلی دلیل :- تورات شریف ہر سات سال کے بعد قوم کو پڑھ کر سنائی جاتی تھی اس طریقہ سے تورات شریف کی حفاظت ہوتی رہی۔

دوسری دلیل :- بنی اسرائیل میں سے جو بادشاہ بناتھا وہ تورات شریف کو اپنا دستور العمل ٹھہراتھا اس طرح سے آج تک تورات شریف ہمارے پاس صحیح موجود ہے۔

پہلی دلیل کا جواب :- حضرت موسیٰؑ کی وفات کے بعد حضرت یوشع بن نونؑ نے صرف دو مرتبہ تورات شریف کو پڑھ کر

قوم کو سنایا تھا جیسا کہ یسوع ۳: ۱۰ سے پہلی مرتبہ اور اسی کتاب کے ۸: ۳۴ سے دوسری مرتبہ قوم کو پڑھ کر سنانا ثابت ہے حضرت یوشع بن نونؑ کی وفات کے بعد تورات شریف کو کسی نے بھی پڑھ کر قوم کو نہیں سنایا۔ حضرت یوشعؑ

کی وفات کے بعد سے لے کر حضرت سلیمانؑ کے زمانہ تک تورات شریف کو کسی نے بھی پڑھ کر قوم کو نہیں سنایا اور یہ بات بابل سے رو نہ رہنمائی کی طرح عیاں ہے۔

بنی اسرائیل کی گمراہی :-

حضرت یوشع بن نونؑ کی وفات کے بعد بنی

اسرائیل گمراہ ہوئے۔ گمراہ بھی ایسے ہوئے کہ پھر مدت دراز تک راہِ راست پر نہ آ سکے اور گمراہی ان کا اور ٹھکانا بچھوٹا بن چکی تھی۔ انہوں نے تورات شریف کی تعلیمات کو فراموش کر دیا اور اس کی جگہ مشرک قوموں کی تقلید کی اور خدا تعالیٰ کی عبادت کو خیر باد کہہ کر بعل اور عشتارات بتوں کی پوجا کرنی شروع کر دی۔ بنی اسرائیل نے دوسری قوموں کے دیوتاؤں کے آگے سجدے کرنے شروع کر دیئے۔ ربِّ کائنات نے ان کے ان بُرے افعال کی وجہ سے ان کو یہ سزا دی کہ ان پر جابر اور ظالم بادشاہوں کو مسلط کر دیا۔ ان بادشاہوں نے ان کو بہت لٹایا اور بنی اسرائیل کو ان کے قرب و جوار کے دشمنوں کے ہاتھوں بیچ ڈالا۔ بنی اسرائیل اپنے دشمنوں کا مقابلہ نہ کر سکے جس جگہ پر جاتے اسی جگہ خدا تعالیٰ کا غضب ان پر نازل ہوتا جب یہ معاملہ انتہا کو پہنچ گیا اور بنی اسرائیل بے بسر اور لاچار ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے ان پر قاضیوں کی حکومت قائم کر دی۔ قاضیوں نے ان کو بہت سمجھایا لیکن انہوں نے قاضیوں کی ایک نہ سنی۔ اپنی نفسانی خواہشات پر چلتے اور برابر مشرک و زہمیں مبتلا رہے جیسا کہ مفصل حالات قصات ۲ : ۱۱ تا ۲۱ سے ظاہر ہیں حضرت یوشع بن نونؑ کی وفات کے بعد تین سو اسی سال ان کی یہی حالت رہی۔ ان سالوں میں تورات شریف کو کسی نے بھی پڑھ کر قوم کو نہ سنایا۔ اب یہ کہنا کہ تورات شریف ہر سات سال کے بعد پڑھ کر قوم کو سنائی جاتی تھی لوگوں کی آنکھوں میں خاک ڈالنا ہے۔ تورات شریف کو ہر سات سال کے بعد پڑھنے کا حکم ضرور تھا لیکن اس

پر عمل صرف دو مرتبہ ہوا جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔

دوسری دلیل کا جواب ۱۔ قاضیوں کے زمانہ کے بعد نبی اسرائیل

میں بادشاہت کا سلسلہ شروع ہوا۔ ان کے

سب سے پہلے بادشاہ حضرت ساؤلؑ تھے۔ ان کے زمانہ میں تورات شریف کو دستور العمل بنانا تو حد نہ رہا۔ بلکہ اس کو پڑھا تک نہیں گیا حضرت ساؤلؑ کے بعد حضرت داؤدؑ بادشاہ بنے۔ انہوں نے چالیس برس حکومت کی لیکن تورات شریف ان کے زمانہ میں بھی پڑھی نہیں گئی۔ اور نہ ان بادشاہوں کے زمانہ میں تورات شریف کا ذکر ملتا ہے۔ حضرت داؤدؑ نے اپنی وفات سے قبل حضرت سلیمانؑ کو وصیت فرمائی تھی کہ موسیٰؑ کی شریعت پر عمل کرنا۔ اس شریعت سے مراد صرف دو لوحیں تھیں۔ اگر تورات شریف ہوتی تو یقیناً حضرت داؤدؑ اس کو پڑھ کر قوم کو سناتے اور دستور العمل بناتے۔ قرین قیاس بھی یہی بات ہے کہ جس شریعت کی وصیت حضرت داؤدؑ نے فرمائی تھی وہ دو لوحیں تھیں۔ اب تورات شریف کو پڑھ کر سنانے اور دستور العمل بنانے کا فرمان بجا نہیں ہے۔

تورات شریف اور حضرت سلیمان علیہ السلام

جب حضرت سلیمانؑ حکومت کی باگ ڈور سنبھالنے میں تو انہوں نے اس صندوق کو کھولا جس میں حضرت موسیٰؑ نے تورات شریف کو رکھا تھا۔ تو تورات شریف اس صندوق میں نہ تھی جیسا کہ سلاطین اول ۸ : ۹ سے صاف طور پر ظاہر ہے۔ یہ عبارت بھی پڑھ لیجئے۔ اور اس صندوق میں کچھ نہ تھا۔ سوا پتھر کی ان دو لوحوں کے جن کو وہاں موسیٰؑ نے عرب میں رکھ دیا تھا۔

ناظرین کرام! اس عبارت سے یہ تو معلوم ہو گیا کہ تورات شریف گم ہو گئی

تھی لیکن یہ معلوم نہیں کہ کس زمانہ میں تورات شریف گم ہوئی۔ الحاصل حضرت یوشع بن نون کی وفات کے بعد نہ تو تورات شریف کو کسی نے پڑھ کر سنایا نہ اس کو دستور العمل بنایا۔ اور نہ اب تورات شریف اس دنیا میں موجود ہے اگر جلد صرف ایک ہی تھی۔

دوسرا باب

ناظرین کرام! ہم اس باب میں عہد کے صندوق کا مختصر حال تحریر کرتے ہیں تاکہ آپ پر خوب واضح ہو جائے کہ صندوق پر کیا کیا گزری ہو کس طرح سے تورات شریف گم ہوئی۔ اور کس زمانہ میں گم ہوئی؟ یہ تو آپ کو معلوم ہو گیا کہ بنی اسرائیل گمراہ ہو گئے تھے۔ اس زمانہ میں ان کو تورات شریف دے صندوق کا کچھ پتہ نہ تھا کہ کہاں ہے اور کہاں نہیں۔ لیکن مسیحی علماء فرماتے ہیں کہ صندوق سیلا میں سے اس وقت بنی اسرائیل لے آئے تھے جبکہ انہوں نے فلسطی کافروں سے شکست کھائی تھی۔ یہ بات سموئیل اول ۴: ۴ سے بھی ثابت ہوتی ہے۔ لیکن یہ غور کرنے کا مقام ہے جب کہ کسی سالوں سے صندوق کا کچھ پتہ نہ تھا کہ کہاں ہے اور کہاں نہیں۔ اگر بالفرض یہ بات مان بھی لی جائے۔ تب بھی جو بات بنا ناچاہتے ہیں نہیں جنتی۔ بنی اسرائیل صندوق کو اس مقصد کے پیش نظر لائے تھے کہ اس کو میدان کا زلزلہ میں رکھیں گے تو اس کی برکت سے ہمیں فلسطی کافروں پر غلبہ نصیب ہوگا لیکن جب صندوق کو میدان جنگ میں رکھا گیا اور جنگ شروع ہوئی۔ خدا تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ اس صندوق کی کوئی کرامت ظاہر نہ ہوئی۔ بلکہ ان

لوہے کے دیئے پڑ گئے بڑی زبردست خون ریزی ہوئی بنی اسرائیل کو دندان شکن
شکست نصیب ہوئی ہر ایک اسرائیلی میدان کارزار سے سر پہ پاؤں رکھ کر اپنے
ڈیرے کی طرف بھاگا فلسطینی کافروں کو فتح نصیب ہوئی یہ معاملہ الٹا کیوں ہوا برکت
کی جگہ بنی اسرائیل پر سخت کیوں پڑی؟ ان کی بدکرداریوں کے سبب یہ معاملہ
رو نما ہوا۔ ان کو اپنی جان کے لئے پڑے ہوئے تھے فلسطینی کافروں نے ان کا ناک
میں دم کر رکھا تھا۔ اس مصیبت میں صندوق کا کسی کو خیال نہ تھا۔ ان کے دشمنوں
نے صندوق کو اپنے قبضہ میں لے لیا۔ اور اسے اپنے ہمراہ اپنے ملک کو لے گئے۔ بنی
اسرائیل اس سے محروم رہ گئے۔ اور صندوق ان کو جہائی کا صدمہ دے گیا۔

صندوق چھن جانے کے صدمہ میں عیسیٰ قاضی کی موت

ایک شخص نے ان حالات کی اطلاع اہل شہر کو دی۔ لوگوں نے صندوق چھن جانے
کی وجہ سے شور و غوغا کیا۔ اس شور و غوغا کی آواز عیسیٰ قاضی کے کانوں تک پہنچی وہی
شخص اس قاضی کے پاس آیا۔ قاضی نے اس سے شور و غوغا کی وجہ دریافت کی۔
اس نے عیسیٰ کو بتایا کہ خداوند کے عہد کا صندوق چھن جانے کی وجہ سے لوگوں نے
شور و غوغا شروع کر دیا تھا جب قاضی نے سنا کہ خداوند کے عہد کا صندوق
چھن گیا ہے تو اس صدمہ کو برداشت نہ کر سکا۔ اسی وقت کرسی سے گر پڑا۔ اور
اس کی گردن ٹوٹ گئی۔ بس اسی جگہ خاک کا ڈھیر بن گیا۔ (۱۔ سموئیل ۴ : ۱۰ تا ۲۲)
صندوق اور کافر فلسطینی : کافر فلسطینی صندوق کو اپنے ہمراہ اپنے وطن
کو لے گئے تھے انہوں نے اس صندوق کو کئی
مختلف مقامات پر رکھا۔ یہ صندوق فلسطینی کافروں کے ملک میں سات ماہ تک رہا
جیسا کہ سموئیل اول ۶ : ۱ میں درج ہے۔ بنی اسرائیل نے اس صندوق کو دوبارہ

حاصل کرنے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ آخر کار ان کافروں پر وبا پڑی۔ وبا بھی اس وقت نازل ہوئی جبکہ صندوق کو لے جا چکے تھے جب صندوق کو بھین کر لے جا رہے تھے اس وقت ان پر کوئی آفت نازل نہیں ہوئی۔ خدا تعالیٰ جانے اس میں کیا حکمت یہاں تھی۔ آخر کار فلسطی کافر تنگ آ گئے تب انہوں نے منجوسیوں سے دریافت کیا کہ اس صندوق کو کیا کریں منجوسیوں نے کہا کہ کچھ سونے کی چیزیں بنا کر ایک صندوق میں وہ سونے کی چیزیں رکھ دی جائیں۔ اس صندوق میں کوادہ صندوق کو گاڑی پر رکھ کر دیا جائے اور اس گاڑی کے ساتھ گاؤں کو جوت دیا جائے اور اس گاڑی کو بانک دیا جائے اور خود سردار اس کے پیچھے پیچھے رہیں۔ فلسطی کافروں نے منجوسیوں کے کہنے پر عمل کیا اور خود گاڑی کے پیچھے پیچھے چلتے رہے۔ یہ گاڑی چلتی چلتی بیت شمس کے لوگوں کے پاس آ کر رُک گئی۔

صندوق اور بیت شمس کے لوگ۔ جب یہ گاڑی بیت شمس

کے لوگوں کے پاس آ کر ٹھہر گئی یہ لوگ گیموں کی فصل کاٹ رہے تھے جب انہوں نے اچانک خداوند کے عہد کے صندوق کو دیکھا تو خوشی میں پھولے نہ سما سکے۔ اسی مسرت اور خوشی میں ان لوگوں نے صندوق کو کھول کر اس کے اندر جھانکا۔ صرف اسی جرم میں پچاس ہزار اور ستر آدمیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔ قریت یعزیم کے لوگوں کو پیغام بھیجا گیا کہ فلسطی کافر خداوند کے عہد کے صندوق کو چھوڑ گئے ہیں۔ اسے آکر لے جاؤ۔ تب قریت یعزیم کے لوگ آئے۔ اور صندوق کو اپنے ساتھ لے گئے۔ اور صندوق کو اسیداب کے گھر میں رکھ دیا۔ اس گھر میں بیس بیس پڑا رہا۔ بیس پڑا ہی رہا۔ جیسا کہ سموئیل اول ۲: ۲ میں لکھا ہے۔

ان حالات کے پیش نظر سب بات سمجھ میں آتی ہے کہ تورات خریف فلسطی کافروں

کے ہاتھوں اسی زمانہ میں گم ہوئی، اگر عیسائی علماء ہمارے بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں، تو پھر خود ہی فرمادیں کہ تورات شریف کو کس نے گم کیا؟ کس طرح گم کیا؟ کیوں گم کیا؟ کب گم کیا؟ اور کہاں گم کیا؟ یہ بات یاد رہے کہ جس طرح ہم نے بائبل سے ثابت کیا ہے کہ تورات شریف گم ہے، اسی طرح بائبل ہی سے یہ پانچ باتیں ثابت کی جائیں

اب ہم یہ کہنے میں بالکل سچے ہیں کہ تورات شریف گم ہے جیسا کہ سلاطین اول سے ظاہر ہے۔ اب صرف تورات شریف کا نام نہ بان پر لینے کے لئے رہ گیا ہے۔ اور تورات شریف اس عالم ناپیدار میں موجود نہیں ہے۔

تورات شریف اور حضرت سلیمان کی آخری زندگی

ناظرین کرام! ہم اس مقام پر حضرت سلیمان کی آخری زندگی کا حال تحریر کرتے ہیں جس سے آپ کو بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ حضرت سلیمان کی کوہ تورات شریف سے کوئی دلچسپی نہ تھی بلکہ دلچسپی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جبکہ ان کے عہد مبارک میں تورات شریف ملتی ہی نہیں حضرت سلیمان نے چالیس برس حکومت کی۔ ان سالوں میں تورات شریف کو ایک مرتبہ بھی پڑھ کر قوم کو نہیں سنایا گیا۔ یہ صرف اس لئے ہوا کہ تورات شریف کو گم کر دیا گیا تھا۔ اب اہل کتاب کی الہامی کتاب سے حضرت سلیمان کی آخری زندگی کا حال پڑھ لیجئے۔

۱۔ اور سلیمان بادشاہ فرعون کی بیٹی کے علاوہ بہت سی اجنبی عورتوں سے یعنی موآبی، عمونی، ادومی، صیدائی اور حیتی عورتوں سے محبت کرنے لگا۔

۲۔ یہ ان قوموں کی محبتیں جن کی بابت خداوند نے بنی اسرائیل سے کہا تھا کہ تم ان کے پیچ نہ جانا اور نہ وہ تمہارے پیچ آئیں کیونکہ وہ ضرور تمہارے دلوں کو

اپنے دیوتاؤں کی طرف مائل نہ کریں گی۔ سلیمان ان ہی کے عشق بکا دم بھرنے لگا۔

۱۲۔ اور اس کے پاس سات سو شاہزادیاں اس کی بیویاں اور تین سو حرمین تھیں اور اس کی بیویوں نے اس کے دل کو پھیر دیا۔

۱۳۔ کیونکہ جب سلیمان بڑھا ہو گیا تو اس کی بیویوں نے اس کے دل کو غیر معبودوں کی طرف مائل کر لیا۔ اور اس کا دل خداوند اپنے خدا کے ساتھ کامل نہ رہا جیسا اس کے باپ داؤد کا دل تھا۔

۱۵۔ کیونکہ سلیمان ہیدائیوں کی دیوی عسارات اور عموئیوں کے نفرتی ملکوم کی پیروی کرنے لگا۔

۱۶۔ اور سلیمان نے خداوند سے آگے بدی کی اور اس نے خداوند کی پوری پیروی نہ کی جیسی اس کے باپ داؤد نے کی تھی۔

۱۷۔ پھر سلیمان نے موبائیوں کے نفرتی کوکس کے لئے اس پہاڑ پر جو یہوشلیم کے سامنے ہے اور بنی عموک کے نفرتی موکس کے لئے بلند مقام بنا دیا۔

۱۸۔ اس نے ایسا ہی اپنی سب اجنبی بیویوں کے ساتھ کیا جو اپنے دیوتاؤں کے حضور بخود جلاتی اور قربانی گذارنتی تھیں۔

۱۹۔ اور خداوند سلیمان سے ناراض ہوا کیونکہ اس کا دل خداوند اسرائیل کے خدا سے پھیر گیا تھا جس نے اسے دوبارہ دکھائی دے کر۔

۲۰۔ اس کو اس بات کا حکم کیا تھا کہ وہ غیر معبودوں کی پیروی نہ کرے پر اس نے وہ بات نہ مانی جس کا حکم خداوند نے دیا تھا۔ ”دیکھو سلاطین اول ۱۱: ۱ تا ۱۰“

اس عبارت سے معلوم ہوا کہ حضرت سلیمانؑ آخری عمر میں دین سے پھر گئے تھے اور

اس بے دینی کی حالت میں وفات پائی۔ اس پر طرہ یہ کہ حضرت سلیمانؑ نے توبہ بھی نہیں کی جب اس دیندار بادشاہ کا یہ حال ہو تو پھر بعد میں آئیوے بے دین بادشاہوں کا کیا حال ہوگا؟

تیسرا باب

ناظرین کرام ! ہم اس باب میں حضرت سلیمانؑ کی وفات کے بعد کے حالات قلمبند کرتے ہیں۔ بقول عیسائیوں کی الہامی کتاب کے کہ جس بت پرستی کی تعلیم کو حضرت سلیمانؑ نے شروع کیا تھا۔ ان کی وفات کے بعد اس ناپاک اور گندری تعلیم نے بہت ترقی حاصل کی اور ساتھ ہی بنی اسرائیل میں بڑی زبردست مچھوٹ پڑ گئی۔ بنی اسرائیل دو فرقوں میں بٹ گئے۔ ایک فرقہ نے ایک سردار یربعام نامی کو اپنا بادشاہ بنایا۔ اور اس سلطنت کا نام اسرائیلی سلطنت رکھا۔ اور دوسرے فرقہ نے حضرت سلیمانؑ کے بیٹے یربعام کو اپنا بادشاہ بنالیا۔ اور اس سلطنت کا نام یہوداہ کی سلطنت رکھا۔ ان دونوں سلطنتوں کے درمیان جنگ ہوتی رہی حتیٰ کہ یربعام اپنی کشمکش میں اس دنیا سے کوچ کر گیا۔ اس کے بعد بھی عرصہ تک برابر جنگ جاری رہی۔

اسرائیلی سلطنت کا حال :- اسرائیلی سلطنت کا حال سینے

یربعام نے بادشاہ بنتے ہی بنی اسرائیل کو گمراہ کرنا شروع کر دیا۔ خدا کی جگہ بت پرستی کو فروغ دیا۔ اس نے بت خانے بنائے اور لوگوں کو اس طرف لگا دیا۔ یربعام نے صرف اپنا اقتدار قائم رکھنے کے لئے یہ سب کچھ کیا۔ اس نے سوچا کہ لوگ یروشلم کو قربانی گزارنے کے لئے جایا کریں گے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ لوگ وہاں کے بادشاہ کے ساتھ مل کر بغاوت کر دیں اور مجھے قتل کر دیں۔ اس بادشاہ کو یہ خوف ہر وقت لگا رہتا تھا اس لئے اس نے بنی اسرائیل کو یروشلم کو جانے سے

اس بہانہ سے رد کیا۔ لوگوں کو کہا کہ میری شہادت کو جانا تمہاری طاقت سے باہر ہے۔ لوگوں نے بادشاہ کی بات کو تسلیم کر لیا۔ میری شہادت کو نہ گئے۔ اب اس بادشاہ نے دوسرے کے بت بنائے اور بنی اسرائیل کو کہا کہ اپنے ان دیوتاؤں کی طرف دیکھو یہی تم کو ملک مصر سے نکال کر لائے تھے۔ اس نے ایک بت کو بیت ایل میں نصب کیا۔ اور دوسرے بت کو دان میں گاڑ دیا۔ بادشاہ نے ان لوگوں کو ان بتوں کی عبادت کرنے کی ترغیب دی۔ بنی اسرائیل کو پہلے ہی بت پرستی سے محبت تھی اور بت پرستی ان کے رگ و ریشہ میں سمائی ہوئی تھی۔ اس لئے بنی اسرائیل نے بادشاہ کے اس حکم کی تعمیل دل و جان سے کی۔ بتوں کی پوجا کرنے لگے اور ان ہی کے نام کی قربانیاں دینے لگے۔ انہوں نے اس گمنامی تعلیم پر دل کھول کر عمل کیا۔ یہ تمام واقعات سلاطین اول ۱۲: ۲۵ تا ۳۳ میں درج ہیں۔

یہ سلطنت تینٹھ اڑھائی سو سال رہی۔ اس میں اٹھارہ بادشاہ ہوئے۔ آخری بادشاہ نے ان کو یہ سزا دی کہ ان پر اسوریوں کو مسلط کر دیا۔ اسوریوں نے ان کو ناک چنے چبائے اور بہت لوٹا۔ اور ان کو گرفتار کر کے اپنے ملک کو لے گئے۔ اور ان کی جگہ دوسری بت پرست قوم کو آباد کر دیا جیسا کہ سلاطین دوم ۱۷: ۶ تا ۱۹ سے ثابت ہے۔

اس سلطنت میں تورات شریف کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔ بت پرستوں کا عمل بنا نا تو بڑی بات ہے۔ اب آپ ہی خدا لکھی کہیے کہ مسیحی علماء تورات شریف کی حفاظت کے دعویٰ میں کس قدر سچے ہیں۔

یہوداہ کی سلطنت کا حال۔

اب یہوداہ کی سلطنت کے

کار نامے بھی سن لیجئے۔

اس سلطنت والے اسرائیلی سلطنت کے نقش قدم پر چلے اس سلطنت میں بھی بت پرستی کو بہت چمکایا گیا۔ بعض اوقات کسی اچھے بادشاہ کی وجہ سے بت پرستی کم تو ضرور ہو جاتی تھی لیکن بالکل ختم نہ ہوتی تھی۔ یہ سلطنت تخمیناً تین سو تیرانوے سال اور چھ ماہ رہی۔ اس عرصہ میں کل بیس بادشاہ ہوئے ان میں صرف دو چار بادشاہ بت پرست نہ تھے۔ باقی تمام بادشاہ بت پرست اور بت پرستی کو فروغ دینے والے تھے۔ اگر ایک بادشاہ بت پرستی کو کچھ دور کرتا تو اس کے بعد جو بادشاہ بنتا تھا پہلے سے کئی گنا زیادہ بت پرستی کو چمکاتا اس سلطنت کے زمانہ میں یروشلم کو بار بار دفعہ ٹوٹا گیا۔ اور اس میں بت رکھے گئے ایک دفعہ یروشلم کی چار سو ہاتھ لمبی دیوار کو گرہ دیا گیا۔ آخر کار حیب آخر بادشاہ بنا۔ تو اس نے ہر اونچے مقام پر اور پہاڑ پر اور ہر بڑے درخت کے نیچے بت رکھے۔ دیکھو تاریخ دوم باب اٹھائیس

اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا حزقیاہ تخت پر بیٹھا۔ تو اس نے کچھ بت پرستی کو دور کیا لیکن بالکل ختم نہ کر سکا۔ پھر اس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا منشا تخت پر بیٹھا۔ تو اس نے بعلم بت کے لئے مذبح بنائے۔ یسیریں تیار کیں۔ اور سارے آسمانی شکر یعنی سورج چاند اور ستاروں کو سجدہ کیا اور ان کی عبادت کی۔ خداوند کے گھر کے دونوں صحنوں میں سارے آسمانی شکر کے لئے خدا کے بنائے۔ اور یہ بادشاہ شگون مانتا تھا۔ خود جادوگر اور جادوگروں سے میل جول رکھتا تھا۔ اس نے کھودی ہوئی مورتیں بنائیں۔ اور ان مورتوں کو خداوند کے گھر میں نصب کیا۔ کافروں کی رسم کے مطابق اپنے بیٹے کو آگ میں جلا دیا۔ اس بادشاہ نے جی یہوداہ سے بت پرستی کرائی اور انہیں مرتد بنا دیا۔

اس بت پرست بادشاہ نے پچپن برس حکومت کی۔ دیکھو سلاطین دوم باب اس کے بعد اس کا بیٹا آمون تخت پر بیٹھا۔ تو اس نے بھی وہی گل کھلائے۔ اس نے صرف دو سال حکومت کی۔ اس کے بعد اس کے بیٹے یوسیاہ کے ہاتھ میں حکومت کی باگ ڈور آگئی۔ بقول اہل کتاب کے یہ بادشاہ عادل تھا، حضرت سلیمان سے لے کر اس عادل بادشاہ کی سلطنت کے ستارہویں سال تک تورات شریف کا نام تک نہیں پایا جاتا۔ یہ بات دلیل کی محتاج نہیں۔

تورات شریف کا ملنا

یوسیاہ بادشاہ کی سلطنت کے اٹھارہویں سال خداوند کے گھر میں سے ایک کتاب ملتی ہے جس کو بنی اسرائیل تورات شریف کہتے ہیں۔ لیکن ہمارے نزدیک یہ کتاب ہرگز ہرگز تورات شریف نہ تھی اور اسے ہم دلائل سے ثابت کریں گے۔ اب وہ عبارت تحریر کی جاتی ہے جس کو مسیحی علماء اپنے دعوے میں پیش کرتے ہیں۔

۸۔ اور سردار کاہن خلقیہا نے سافن منشی سے کہا کہ مجھے خداوند کے گھر میں تورات کی کتاب ملی ہے اور خلقیہا نے وہ کتاب سافن کو دی اور اس نے اس کو پڑھا۔

۹۔ اور سافن منشی بادشاہ کے پاس آیا اور بادشاہ کو خبر دی کہ تیرے خادموں نے وہ نقدی جو ہیکل میں ملی ہے کہ ان کا گزاردوں کے ہاتھ میں سپرد کی جو خداوند کے گھر کی نگرانی رکھتے ہیں۔

۱۰۔ اور سافن منشی نے بادشاہ کو یہ بھی بتایا کہ خلقیہا کاہن نے ایک کتاب میرے حوالہ کی ہے اور سافن نے اسے بادشاہ کے حضور پڑھا۔

۱۱ جب بادشاہ نے تورات کی کتاب کی باتیں سنیں تو اپنے کپڑے پھاڑے
 بارہواں فقرہ چھوڑ دیا ہے۔ تیرہویں فقرے کا آخری حصہ کہ
 ہمارے باپ دادا نے اس کتاب کی باتوں کو نہ سنا کہ جو کچھ اس میں ہمارے باپ
 میں لکھا ہے اس کے مطابق عمل کرتے (سلاطین دوم ۲۲: ۸ تا ۱۳ اور
 ایسے ہی تاریخ دوم ۳۴: ۱۴ تا ۲۰ میں درج ہے)
 ناظرین کرام! جن دونوں کتابوں سے مسیحی علماء نے تورات ملنے کا
 ثبوت جمایا کیا ہے، ہم ان کتابوں کو سچائی کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں۔ اگر یہ دونوں کتابیں
 سچی ثابت ہو گئیں تو یہ بھی اپنے ثبوت میں سچے ہیں۔ اگر یہ کتابیں معیار صداقت
 پر پوری نہ اتریں تو مسیحی علماء بھی اپنے ثبوت میں سچے نہیں ہیں۔

تاریخ دوم

سلاطین دوم

۲۲: ۲۲ میں اخزیابہ کی عمر سلطنت کرنے
 کے وقت بیالیس سال لکھی ہے۔
 ۳۶: ۹ میں یہویاکین کی عمر سلطنت
 کرنے کے وقت آٹھ سال لکھی ہے
 ۳۶: ۱۰ میں صدقیابہ کو یہویاکین
 کا بھائی لکھا ہے۔

باب ۸ فقرہ ۲۶ میں اخزیابہ کی عمر
 سلطنت کرنے کے وقت بائیس سال لکھی ہے
 ۲۳: ۸ میں یہویاکین کی عمر سلطنت کرنے
 کے وقت اٹھارہ برس لکھی ہے۔
 ۳۴: ۱۴ میں صدقیابہ کو یہویاکین
 کا چچا لکھا ہے۔

ان غلطیوں کے علاوہ ان کتابوں میں اور بھی بہت سی غلطیاں پائی جاتی ہیں
 ہم نے صرف تین غلطیوں کو تحریر کیا ہے، کیونکہ عقل مند کو اشارہ ہی کافی ہوتا
 ہے۔ نیز شریعت میں دعویٰ کو ثابت کرنے کے لئے دو یا تین گواہوں کی

ضرورت ہے۔ دیکھو تھمیس کے نام پوپوس رسول کا پہلا خط باب ۵ فقرہ ۱۹ ہم نے احسن طریقہ سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ جن کتابوں سے تورات ملنے کا ثبوت پیش کیا جا رہا ہے۔ وہ کتابیں صداقت کے معیار پر پوری نہیں اترتی اور وہ کتابیں قابل اعتبار نہیں۔ اور ان غیر معتبر اور غلط کتابوں سے دلیل پیش کرنا انصاف سے بعید ہے۔

اب ہم بادشاہ سلیمانؑ کی حکومت کے حالات اور ان کے بعد کے شایان بنی اسرائیل کے حالات کا مقابلہ کرتے ہیں تاکہ ان حالات سے بھی آپ کو صاف صاف معلوم ہو جائے کہ تورات شریف کے ملنے کا دعویٰ کتنا درست نہیں۔

حضرت سلیمانؑ کی حکومت کے حالات

بنی اسرائیل اتفاق و اتحاد سے زندگی بسر کرتے تھے اور ان کی ایک ہی حکومت تھی۔

میرہ شلم کو تعمیر کیا گیا۔

میرہ شلم پر کسی نے حملہ نہیں کیا۔

خداوند کا گھر محفوظ تھا

خداوند کے گھر میں بتوں کا نام و نشان

بنی اسرائیل میں بڑی مذہب دہشت پھوٹ پڑ گئی تھی اور ان کی دو حکومتیں بن گئی تھیں۔ ان دونوں حکومتوں کی آپس میں کئی سال برابر جنگ جاری رہی۔ میرہ شلم کو بار بار دفعہ برباد کیا گیا۔

میرہ شلم پر بار بار دفعہ حملے کئے گئے۔

خداوند کا گھر کئی مرتبہ لوٹا گیا۔

خداوند کے گھر کے دونوں صحنوں

میں اندر باہر کوئے کوئے میں
بت رکھے گئے۔

خدا پرستی نہ تھی بت پرستی کا عام
روح تھا۔

غیر معبودوں کے نام کی قربانیاں
کی جاتی تھیں، غیر معبودوں کو سجدے
کے جاتے تھے، کافروں کی رسموں پر
عمل کیا جاتا تھا۔

نہ تھا

خدا پرستی تھی بت پرستی کا روح نہ تھا

غیر معبودوں کے نام کی قربانیاں نہیں
کی جاتی تھیں، غیر معبودوں کو سجدے نہیں
کے جاتے تھے، کافروں کی رسموں پر عمل
نہیں کیا جاتا تھا۔

جب دینداری اور امن و چین کا زمانہ ہے تو تورات شریف کم ہے اور
جب انتشار پیدا ہو گیا۔ دینداری ختم ہو گئی۔ بت پرستہ کمال کو پہنچ گئی تو
تورات شریف مل گئی۔ اس پر طرہ یہ کہ وہ صندوق موجود تھا لیکن تورات شریف
نہ تھی۔ اور اس بادشاہ کے زمانے میں صندوق کا نام و نشان بھی نہ تھا اور
تورات شریف مل گئی تھی۔

ع۔ سوچنے کی بات ہے اسے بار بار سوچ

الحاصل ان حالات کے پیش نظر تورات شریف ملنے کا دعویٰ کرنا، اور
ساتھ ہی یہ کہنا کہ ایک بھی حرف ضائع نہ ہوا تھا محض سیدہ زوری ہے۔

ایک اور طرز سے

حضرت یوشع بن نون کی وفات کے بعد سے لیکر مسون تک تیس سو سال
سال بنتے ہیں۔ اس دراز مدت میں تورات شریف کو ٹپہ بھڑکنا تو درکنار
رہا بلکہ اس صندوق کا بھی ذکر نہیں ملتا جس میں تورات شریف تھی، اس سے

ایک قدم اور آگے چلیے حضرت سمویلؑ کی وفات کے بعد سے لے کر یوسیاہ بادشاہ کے ستارہویں سال تک تخمیناً چار سو ستیس سال کی مدت بنتی ہے۔ اس طویل مدت میں صندوق کا ذکر تو پایا جاتا ہے لیکن تورات شریف کا ذکر نہیں ملتا۔ اس عرصہ دراز میں صرف دو مرتبہ تورات شریف کا نام پایا جاتا ہے۔ وہ نہ ہونے کے برابر ہے۔ ایک تو یہ ہے کہ حضرت داؤدؑ نے حضرت سلیمانؑ کو حضرت سیدنا موسیٰؑ کی شریعت پر چلنے کی وصیت فرمائی تھی وہ الفاظ ملاحظہ فرمائیے۔

۱۔ اور داؤد کے مرنے کے دن نزدیک آئے سو اس نے اپنے بیٹے سلیمان کو وصیت کی اور کہا کہ۔

۲۔ میں اسی راستہ جانے والا ہوں جو سارے جہان کا ہے۔ اس سے تو مضبوط ہو اور مردانگی دکھا۔

۳۔ اور جو موسیٰ کی شریعت میں لکھا ہے اس کے مطابق خداوند اپنے خدا کی ہدایت کو مان کر اس کی راہوں پر چل اور اس کے آئین پر اور اس کے فرمانوں اور حکموں اور شہادتوں پر عمل کر تاکہ جو کچھ تو کرے اور جہاں کہیں تو جائے سب میں تجھے کامیابی ہو۔ ملاطین اول ۲: ۱ تا ۳۔

سوال سے تو یہ ہے کہ خود حضرت داؤدؑ نے اپنی چالیس سالہ حکومت میں کیوں پڑھ کر قوم کو نہ سنایا میرے خیال میں حضرت موسیٰؑ کی شریعت سے مراد پتھر کی دو لوحیں تھیں۔ تورات شریف اس سے مراد نہ تھی۔ اگر اس سے مراد تورات شریف ہوتی تو خود کیونکر اسے پس پشت ڈال سکے تھے۔ اور دوسری دفعہ اس تورات شریف کا نام اس وقت آتا ہے جب کہ حضرت سلیمانؑ نے صندوق کو کھولا تھا پس اس مدت دراز میں صرف دو مرتبہ اس کتاب کا نام پایا جاتا ہے حضرت سلیمانؑ نے اس وصیت پر جو عمل کیا تھا وہ تو آپ پڑھ چکے ہیں اور تورات

شریف پر عمل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ جبکہ تورات شریف حضرت سلیمانؑ کے زمانہ سے پہلے کی گم تھی۔ الغرض دونوں مدتوں کو جمع کر لینے سے آٹھ سو چودہ سال بنتے ہیں۔ ان سالوں میں تورات شریف لاپتہ تھی۔ اتنی مدت گزرنے کے بعد تو تورات شریف ملنے کا دعویٰ کرنا انسان کے لئے حیرت اور تعجب کا مقام ہے، اور ساختہ ہی یہ کہتا کہ تورات شریف کا ایک بھی حرف ضائع نہ ہوا تھا بالکل صحیح سالم تھی محض لوگوں کو اپنے اوپر غصے کی دعوت دینا ہے۔

سوچئے تو سہی

جبکہ یوسیاہ بادشاہ کی حکومت کے ستارہویں سال تک کاہن اور باقی لوگ خداوند کے گھر میں رات دن کھلم کھلا آتے جاتے تھے۔ ان سالوں میں تورات شریف کیوں نہ ملی۔ اور یہ کیسے پتہ چل گیا کہ یہ وہی تورات شریف ہے جسے خود حضرت سیدنا موسیٰؑ نے لکھ کر صندوق میں رکھا تھا۔ جبکہ عادل بادشاہ کاہن اور باقی لوگ تورات شریف کے مضامین سے بالکل واقف نہ تھے۔ اور تورات شریف کی نقلیں بھی نہیں ہوئی تھیں۔ جلد صرف ایک ہی تھی جو حضرت سلیمانؑ کے زمانہ سے پہلے کی گم تھی۔ اگر تورات شریف کی نقلیں موجود ہوتیں تو عادل بادشاہ کو تعجب کرنے اپنے کپڑے بھاڑنے اور یہ کہنے کی کیا ضرورت تھی کہ ہمارے آباؤ اجداد نے اس کو نہیں پڑھا۔

ہمارے نزدیک

ہمارے نزدیک یہ ہے کہ کسی یہودی نے بادشاہ کی نیک نیتی کو دیکھ کر ایک کتاب لکھی جس میں جنسوں کی سچی زبانی روایات کو جمع کر دیا۔ پھر اس کتاب کو خداوند کے گھر میں چھینک دیا۔ خلقیہ کاہن کو یہ کتاب مل گئی اور اس کتاب

کو تورات شریف تسلیم کر لیا گیا جس طرح پہلے بادشاہ بتوں اور آسمانی شکر کو سجدے کرتے تھے حقیقت میں یہ بت اور آسمانی شکر سجدوں کے لائق نہ تھے۔ عین اسی طرح یہ کتاب بھی حقیقت میں تورات شریف نہ تھی۔ مسیحی علماء فرماتے ہیں کہ تورات شریف کو حضرت موسیٰ نے خود لکھا تھا۔ اور جو آج کل ان کے ہاتھوں میں تورات ہے۔ اس میں حضرت صیدنا موسیٰ کی وفات کا حال۔ کل عمر اور قبر کا ذکر موجود ہے۔ پس ان باتوں سے یہ بات ثابت ہو گئی کہ جس تورات شریف کو حضرت موسیٰ نے لکھا تھا۔ اس میں ان حالات کا ذکر نہ تھا۔ اور آج کل جو ان کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ حضرت موسیٰ کی تورات شریف نہیں ہے۔ ہم نے دلائل کی روشنی میں یہ بات ثابت کر دی کہ تورات شریف ملنے کا دعویٰ کوہنا باطل ہے۔ بہر حال اس وقت بنی اسرائیل نے اس کتاب کو تورات شریف تسلیم کر لیا تھا لیکن حقیقت میں یہ کتاب تورات شریف نہ تھی۔

چوتھا باب

ناظرین کرام! اب ہم تسلیم کی ہوئی تورات کا حال بیان کرتے ہیں کہ شامان بنی اسرائیل اور دوسرے کافر بادشاہوں نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ اور یہ کیسے برباد کی گئی؟۔

شاہ مصر فرعون کی چڑھائی

یہ سیاہ بادشاہ کے ایام میں شاہ مصر فرعون نکو شاہ اسور پر حملہ کرنے کے لئے دریائے فرات کو گیا۔ یہ سیاہ بادشاہ اس کا مقابلہ کرنے کے لئے نکلا۔ شاہ

مصر نے اس کو قتل کر دیا۔ یوسیاہ کے قتل ہو جانے کے بعد نبی اسرائیل نے اس کے بیٹے یہوآخز کو اپنا بادشاہ بنالیا۔ اس بادشاہ نے خداوند کی نظر میں بدی کی فرعون نکو نے اسے قید کر لیا۔ تاکہ یروشلم میں حکومت نہ کرنے پائے۔ اس کی جگہ الیا قیم کو بادشاہ بنایا۔ اس کا نام بدل کر یہو یا قیم رکھا۔ اور خراج مقرر کیا یہوآخز کو فرعون نکو اپنے ملک میں لے گیا۔ یہوآخز ملک مصر میں آکر مر گیا۔

بخت نصر کا پہلا حملہ

یہو یا قیم کے ایام سلطنت میں نبوکدنصر یعنی شاہ بابل بخت نصر نے یروشلم پر حملہ کیا۔ یہو یا قیم نے اس کی غلامی میں رہنا منظور کر لیا۔ تین سال تک بخت نصر کا غلام رہا۔ پھر اس کے بعد غلامی سے بچ گیا۔ پھر اس پر اور مصیبتیں آنا شروع ہو گئیں اور انہی مصیبتوں میں یہو یا قیم مر گیا۔

بخت نصر کا دوسرا حملہ

یہو یا قیم کی موت کے بعد اس کا بیٹا یہو یا کین تخت پر بیٹھا۔ اس نے وہی کج روی اختیار کی جو پہلے بادشاہ اختیار کر چکے تھے۔ ان دنوں میں بخت نصر کے خادموں نے یروشلم پر حملہ کر دیا۔ اور شہر کا محاصرہ کر لیا۔ محاصرہ کے دنوں میں بخت نصر یروشلم میں آیا۔ اس نے آستے ہی بڑے بڑے سرداروں اور اراکین سلطنت کو گرفتار کر لیا۔ اور ان کے علاوہ اٹھارہ ہزار آدمیوں کو بھی قید کر لیا۔ خداوند کے گھر کو لوٹ کر اس کے سب برتنوں کو توڑ پھوڑ ڈالا اور شاہی محل کے خزانے بھی لوٹ لئے۔ اس بادشاہ کی جگہ تیناہ کو بادشاہ مقرر کیا۔ اور اس کا نام بدل کر صدقیاہ رکھا۔ لوٹ کا سالہ مال لوٹ

تمام اسیران کو اپنے ہمراہ اپنے ملک بابل کو لے گیا۔ یہ تمام واقعات سلاطین دوم میں درج ہیں۔

بخت نصر کا تیسرا حملہ

جب صدقیہ بادشاہ بن گیا۔ تو اس نے کوئی نیک کام سرانجام نہ دیا اور شاہ بابل کی غلامی سے منحرف ہو گیا۔ شاہ بابل نے غصے میں آکر بہت زبردست حملہ کیا۔ اور بہت ہی زیادہ طوفان برپا کیا۔ بنی اسرائیل کو ایسے ناک چنے چبائے کہ ان کو چھٹی کا دودھ یاد آگیا۔ اس سے پیشتر بنی اسرائیل پر ایسا زبردست حملہ نہ ہوا تھا۔ میرے خیال میں بنی اسرائیل کی تاریخ میں یہ حملہ بہت بڑی اہمیت رکھتا ہوگا۔ بخت نصر نے صدقیہ بادشاہ کے سامنے اس کے بیٹوں کو فرسخ کر ڈالا۔ اور بادشاہ کی آنکھیں نکال ڈالیں۔ اسے زنجیروں میں جکڑ کر اور بہت سے بنی اسرائیل کو گرفتار کر کے بابل کو لے گیا۔ جیسا کہ سلاطین دوم باب پچیس سے ثابت ہے۔

اس حملہ کی کیفیت بنی اسرائیل کی البامی کتاب تاریخ دوم ۱۷: ۳۶

تا ۲۰ میں درج ہے جس کو ہم اس مقام پر تحریر کرتے ہیں۔

”۱۷۔ چنانچہ وہ کسبہ یوں کے بادشاہ کو ان پر چڑھا لایا۔ جس نے ان

کے مقدس کے گھر میں ان کے جوانوں کو تنوار سے قتل کیا اور اس نے کیا جوان

مرد کیا کنواری کیا بڑھا یا عمر رسیدہ کسی پر ترس نہ کھایا۔ اس نے سب کو اس

کے ہاتھ میں دے دیا۔

۱۸۔ اور خدا کے گھر کے سب ظروف کیا بٹوے کیا چھوٹے اور خداوند کے

گھر کے خزانے اور بادشاہ اور اس کے سرداروں کے خزانے کی سب وہ بابل کو لے گیا۔

۱۹۔ اور انہوں نے خدا کے گھر کو جلا دیا اور یروشلم کی فصیل ڈھادی اور اس کے تمام محل آگ سے جلا دیئے۔ اور اس کے سب قیمتی ظروف کو مبرا دیا گیا۔
۲۰۔ اور جو تلوار سے بچے وہ ان کو بابل کو لے گیا اور وہاں وہ اس کے اور اس کے بیٹوں کے غلام رہے جب تک فارس کی سلطنت شروع نہ ہوئی۔

ان حالات کے پیش نظر ہر وہ انسان جس میں ذرہ بھر بھی انصاف ہوگا یہی کہے گا کہ جس کتاب کو تورات شریف تسلیم کیا گیا تھا اسے سخت نصرتے جلا کر رکھ کر دیا تھا اس تورات کی بھی ایک ہی جلد تھی اس تورات کے ساتھ غیروں نے یہ سلوک کیا۔

شاہان بنی اسرائیل اور تسلیم کی ہوئی تورات

شاہان بنی اسرائیل نے جو اس تورات کے ساتھ سلوک کیا اس کا حال بھی سن لیجئے

یوسیاہ بادشاہ نے کل اکتیس برس حکومت کی۔ اس کی سلطنت کے سترہ سال گزر چکے تھے جب ایک کتاب کو تورات شریف تسلیم کیا گیا تھا اور باقی چودہ سالوں میں تورات کو صرف ایک مرتبہ پڑھ کر تمام بنی اسرائیل کو سنایا گیا اور اس تورات سے کوئی بھی نسخہ نقل کر کے تیار نہیں کیا گیا۔

یوسیاہ بادشاہ کے قتل ہو جانے کے بعد یہوآخز تخت پر بیٹھا اس نے تین ماہ حکومت کی اس کے بعد یہویاقیم نے سلطنت سنبھالی اس نے گیارہ برس سلطنت کی اس کے بعد یہویاکین بادشاہ بنا اس نے تین ماہ حکومت کی اس کے بعد حکومت کی باگ ڈور صدقیہ کے لائقوں میں دے دی گئی۔

نے گیارہ سال حکومت کی۔ ان چاروں بادشاہوں کی حکومت ساڑھے بائیس برس رہی۔ ان سالوں میں نہ تو تورات کو پڑھ کر لوگوں کو سُنایا گیا اور نہ اُسے دستور العمل بنایا گیا اور نہ اس سے نقیص تیار کی گئیں۔ الغرض یہ تورات بخت نصر کے ہاتھوں جل کر رکھ دی گئی اور بنی اسرائیل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے جدائی کا صدمہ اپنی نشانی دے گئی۔

اب صرف تورات شریف کا نام زبان پر لینے کے لئے پہلے کی طرح باقی ہے

تورات کو عذرانے لکھا تھا

جب یہادہ نوجوان بنی اسرائیل شتر سالہ بابل کی امیری سے رہا ہو کر یروشلم میں واپس تشریف لائے تو بقول مسیحیوں کے کہ اس وقت عذرانے تورات کو لکھا تھا۔ اس بات کو یہ لوگ عذرانے سے ثابت کرتے ہیں۔ ان کی دلیل ملاحظہ فرمائیے:-

”یہی عذرانہ بابل سے گیا اور وہ موسیٰ کی شریعت میں جسے خداوند اسرائیل کے خدا نے دیا تھا ماہر فقیہہ تھا۔۔۔۔۔ عذرانہ ۶:۷ اس دلیل کا جواب لکھنے سے پیشتر ہم کہتے ہیں کہ یہ کہنا کہ عذرانہ کو عزرا بنی نے لکھا تھا۔ سراسر باطل ہے۔ اس مقام پر تین دلیلوں سے ثابت کیا جائے گا کہ عزرا کو عزرا بنی نے نہیں لکھا تھا۔

پہلی دلیل

عذرانہ بالافقرہ سے روز بروز روشن کی طرح ثابت ہوا رہا ہے۔ کہ اس کتاب کو عزرا بنی نے نہیں لکھا۔ اگر عزرا بنی لکھنے والے ہوتے تو وہ اپنے منہ میاں میٹھو نہ بنتے۔

دوسری دلیل

اگر اس کتاب کو عزرا بنی نے لکھا ہوتا، تو اپنے آپ کو منکم کے صیغوں سے لکھتے نہ کہ غائب کے صیغوں سے۔ دوسرے نقطوں میں یوں سمجھئے ”یہی عزرا“ کی جگہ ”میں عزرا“ اور ”وہ“ کی جگہ ”میں“ ہوتا۔ کیونکہ لکھنے کا رواج اس زمانہ میں بھی ایسا ہی تھا جیسا کہ آج کل ہے۔ تسکین کے لئے دیکھئے۔ نحمیاہ۔
گو یہ کتاب بھی ہمارے نزدیک الہامی نہیں ہے، لیکن اس کو لکھنے والا اپنے آپ کو منکم کے صیغوں سے تحریر کرتا ہے جس سے یہ تو بات ثابت ہو گئی کہ لکھنے کا طریقہ اس وقت بھی ایسا ہی تھا جیسا کہ آج کل ہے۔

تیسری دلیل

نحمیاہ

باب ۷ فقرہ ۱۰ میں بنی ادرخ کی تعداد
چھ سو باون ^{۶۵۲} لکھی ہے۔

۷:۱۱ میں بنی پنجمو آب کی تعداد دو
ہزار اٹھ سو اٹھارہ ^{۲۸۱۸} درج ہے۔

۷:۱۳ میں بنی زتو کی تعداد ^{۲۸۱۸} سو تیس
تحریر کی ہوئی ہے۔

عزرا

باب ۲: ۵ فقرہ میں بنی ادرخ کی تعداد
سات سو پچتر ^{۷۱۲} لکھی ہے۔

۲: ۶ میں بنی پنجمو آب کی تعداد دو ہزار
اٹھ سو بارہ ^{۲۸۱۲} درج ہے۔

۲: ۸ میں بنی زتو کی تعداد ^{۲۸۱۲} سو
پچالیس تحریر کی ہوئی ہے۔

ان غلطیوں کے علاوہ ان کتابوں میں اور بھی بہت سی غلطیاں پائی جاتی ہیں
ہم نے صرف تین غلطیوں کو ہی تحریر کیا ہے۔ کیونکہ عیسائی لوگ تثلیث کے قائل
ہیں۔ ان دونوں کتابوں سے یقیناً ایک غلط اور ایک صحیح ہے۔ لیکن یہ معلوم

نہیں کہ کون سی غلط اور کون سی صحیح ہے۔ بہر حال یہ دونوں کتابیں غیر معتبر ہیں۔
 اگر بالفرض حضرت عزرائیلی نے اس کتاب کو روح القدس کی مدد سے
 لکھا تھا تو یہ غلطیاں کیوں؟ اور اگر روح القدس یعنی الہام سے نہیں لکھا
 تو غیر الہامی ٹھہرنے پر غیر الہامی کتاب کو بائبل میں کیوں جگہ دی ہوئی ہے؟
 عجب مشکل میں پھنسا سینے والا چاک و دامان کا
 ادھر ٹانگا ادھر اوھڑا ادھر ٹانگا ادھر اوھڑا
 حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب عزرائیل کے عواکسی اور شخص نے لکھی اور اسے عزرائیل
 کی طرف منسوب کر دیا۔ اس غیر الہامی اور غیر معتبر کتاب سے ہمارے لئے دلیل لانا
 بے سود ہے۔

مسیحی علماء کو

مسیحی علماء کو یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ہم لوگ بائبل
 کی صرف ایک دو کتابوں کی تحریف کے قائل نہیں بلکہ بائبل کی تمام کتابوں کی
 تحریف کے قائل ہیں۔ جب بائبل کی صداقت ابھی زیر بحث ہے۔ اس سے پہلے
 سامنے دلیل پیش کرنا بیکار اور انصاف کے قطعی منافی ہے۔ اس وقت تک
 بائبل سے کوئی دلیل نہیں مانگی جائے گی۔ جب تک بائبل کی ہر ایک کتاب کا سند
 کے لحاظ سے الہامی ہونا ثابت نہ ہو جائے۔

دلیل کا جواب

چلو ہم فرض کرتے ہیں کہ عزرائیل کو عزرائیلی نے لکھا تھا تب بھی ان کی دلیل
 نہیں بنتی کیونکہ جس عبارت کو دلیل میں پیش کیا جا رہا ہے۔ اس عبارت سے
 صرف عزرائیل کا حضرت سیدنا موسیٰؑ کی شریعت کا ماہر اور فقیہ ہونا ثابت ہوتا

ہے۔ اور تورات لکھنے کا ذکر تک نہیں پایا جاتا۔ دلیل دعویٰ کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے دلیل باطل ہو گئی۔

عزرا کی لکھی ہوئی تورات کا حال

ناظرین کرام: اول تو ہم نے دلائل کی روشنی میں ثابت کر دیا کہ عزرا نے تورات کو نہیں لکھا تھا چلو ہم پھر بھی فرض کر لیتے ہیں کہ تورات کو عزرا نے لکھا تھا اب اس تورات کا حال بھی سن لیجئے کہ اس پر کیا گزری۔ اور کس طرح سے برباد ہوئی؟

انطاکس سوریا کا بادشاہ گزرا ہے۔ اس نے یروشلم پر دو حملے کئے بنی اسرائیل کو ان دونوں حملوں میں بڑا زبردست روحانی جانی اور مالی نقصان اٹھانا پڑا۔

انطاکس کا پہلا حملہ

اس نے پہلی دفعہ یروشلم پر حملہ کیا بہت سے یہودیوں کو قتل کیا اور اس کو جتنا بھی مال ملا۔ اسے اپنے ملک کو لے گیا۔ ہم اس مقام پر اس حملہ کی کیفیت مکہ میں اول ۲۳۱۱ و ۲۳۱۲ سے نقل کرتے ہیں:-

اور اس نے چاندی اور سونا اور نفیس ظروف اور جو کچھ پوشیدہ خزانوں میں پایا گیا۔ لے لیا۔ ۲۴۔ اور سب کچھ اٹھا کر اپنے ملک کو لوٹ گیا۔ بعد اس کے کہ اس نے بہت خون بہایا اور بڑی کفر گوئی کی۔

انطاکس کا دوسرا حملہ

پہلے حملے کے دو سال بعد انطاکس نے اپنے ایک سردار کو بہت فوج دے کر

یروشلم کی طرف بھیجا۔ اس سردار نے چکنی چڑی بائیں کر کے بنی اسرائیل کو اپنے
مکر و فریب کے جال میں پھنسا لیا اور پھر ناگہاں یروشلم پر حملہ کر دیا۔ بنی اسرائیل
کو بہت بُری طرح شکست دی اور بہت سے اسرائیلیوں کو قتل کر دیا۔ عورتوں
اور بچوں کو گرفتار کر لیا۔ شہر کا مال و متاع لوٹ لیا۔ اور موشیوں پر بھی قبضہ
کر لیا۔ یروشلم کو آگ لگا کر جلا دیا۔ ان واقعات کے بعد ساڑھے تین برس تک
بنی اسرائیل کے ساتھ یہ سلوک ہوتا رہا کہ شریعت کی کتابوں کو ڈھونڈ ڈھونڈ
کر جلا دیا جاتا۔ جس کے پاس شریعت کی کوئی کتاب ملتی اسے قتل کر دیا جاتا۔ اور
جو کوئی شریعت پر عمل کرتا تھا۔ اسے موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا۔ مفصل
حالات مکابین اول ۱: ۲۹ تا ۶۱ میں درج ہیں۔ ان میں سے ہم صرف چھ فقرے
نقل کرتے ہیں:-

” ۵۶۔ اور شریعت کے جتنے طومار پائے جاتے تھے۔ وہ پھاڑ کر آگ میں جلا
دیئے جاتے تھے، ۵۷۔ اور جس کسی کے عہد کا طومار پایا گیا۔ یا جو کوئی شریعت کو
عمل میں لاتا تھا وہ شاہی فرمان کے مطابق قتل کر دیا جاتا تھا۔
۵۸۔ اور اسی طرح اسرائیل کے ان لوگوں کے ساتھ جو شہروں میں پکڑے
جاتے تھے۔ ماہ بہ ماہ مسختی سے سلوک ہوتا رہا۔

۵۹۔ ہینے کی پیمپی پتارینج میں اس جھینٹ گاہ پر جو مذبح پر بنائی ہوئی تھی
جھینٹ چڑھائی جاتی تھی۔ ۶۰۔ اور جو عورتیں اپنے بچوں کا ختنہ کراتی تھیں وہ
فرمان کے مطابق قتل کر دی جاتی تھیں۔ ۶۱۔ ان کے بچے ان کی گردنوں کے ساتھ
ٹکائیے جاتے تھے اور ان کے گھر والے اور ختنہ کرنے والے بھی ہلاک کر دیئے
جاتے تھے۔“ اب اس کی مزید تائید و تصدیق کے لئے یاد رہی جے علی بخش صاحب
کی وہ عبارت جو اس نے تفسیر زبور مزمر ۷۴ کے تحت تحریر کی ہے۔

کی جاتی ہے۔

اس بادشاہ کی غرض یہ تھی کہ یہودی دین کو طلیاسٹ کر دے اس نے
میکل کو ناپاک کیا اور اس کے مذبح کی جگہ ایک بت نصب کیا اور وہاں دیوس
اور لمپس دیوتا کے آگے قربانیاں چڑھائیں شریعت کی جتنی کتابیں ملیں ان کو برباد
کیا اور بگاڑا اور ان کتابوں کے رکھنے پر سزائے موت کا حکم دیا بہت اسرائیلی
مرد مر گئے لیکن انہوں نے مذہب کی تبدیلی پر موت کو ترجیح دی۔ "تفسیر
ذیور مطبوعہ پنجاب ریحس یک سوسائٹی انارکلی بازہ لاہور۔ ص ۲۱۳

ان حالات کے پیش نظر ہم یقین سے کہتے ہیں کہ عزرائیل کی لکھی ہوئی تورات کو بھی
پھاڑ کر نذر آتش کر دیا گیا اور یہ تورات بھی بنی اسرائیل کو ہمیشہ ہمیشہ کے لئے داغ
مفارقت دے گئی۔ جلد اس کی بھی صرف ایک ہی تھی۔

شہزادہ طیطس رومی کا حملہ

ان واقعات کے بعد جس کتاب کو تورات شریف تسلیم کر لیا گیا تھا۔ اب اس کا حال
جی سس لیجے۔

ان حملوں کے بعد شہزادہ طیطس رومی نے یروشلم پر حملہ کیا۔ یروشلم اور
خداوند کے گھر کو آگ لگا کر برباد کر دیا۔ یہ تورات بھی خداوند کے گھر میں تھی جب
خداوند کے گھر کو جلایا گیا تو یہ بھی ساتھ ہی جل کر لاکھ بن گئی۔ ان حالات کو مد نظر
رکھتے ہوئے ان کا یہ "فرمان" کہ تورات شریف ہمارے پاس بالکل صحیح و سالم
موجود ہے۔ بجا نہیں ہے۔ ان کے علاوہ بنی اسرائیل کو اور جو واقعات پیش آئے
ان کو اس مقام پر چھوڑتا ہوں۔

یا زندہ صحبت باقی

پانچواں باب

ناظرین کرام !

ہم اس باب میں ایسے فقرات تحریر کریں گے جن سے روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ یہ تورات حضرت سیدنا موسیٰؑ کی نہیں ہے اور نہ حضرت سیدنا موسیٰؑ نے اسے تحریر فرمایا۔ اگر بالفرض یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے کہ اس کو حضرت کلیم اللہؑ نے تحریر فرمایا تھا تو نتیجہ یہ نکلے گا کہ ان فقرات کو بعد میں کسی نے عمداً بڑھا دیا۔ پس ہمارا دعویٰ تورات میں تحریف واقع ہونے کا ثابت ہو جائے گا۔ لطف یہ ہے کہ ان فقرات کے بارے میں عیسائی مذہب کے بڑے بڑے علماء اپنی کتابوں میں بڑے زور سے شور مچا رہے ہیں کہ ان فقرات کو یقینی طور پر حضرت موسیٰؑ نے نہیں لکھا۔ بلکہ بعد میں کسی نبی یا کسی اور شخص نے ان فقرات کو تورات میں الحاق کر دیا۔ بہر حال عقل مند اور انصاف پسند آدمی کو ان دونوں باتوں میں سے ایک کا ضرور قائل ہونا پڑے گا کہ اگر بالفرض تورات حضرت موسیٰؑ کی لکھی ہوئی ہے تو لکھے جانے والے فقرات تحریف کا بین ثبوت ہیں۔ ان فقرات کو بعد میں تحریر کیا جائے گا پہلے دو باتوں کو غور سے سن لیں۔ اور ان باتوں کو پہلے باندھ لیں۔

پہلی بات

کہ ہمارے نزدیک تحریف کا مطلب کیا ہے؟ ہمارے نزدیک تحریف کا مطلب یہ ہے کہ کلام کو بدل دینا۔ گھٹا دینا یا بڑھا دینا یا بالکل گم کر دینا۔ یہ سب کام تحریف میں شامل ہیں۔

دوسری بات

مسئلہ تحریف پر گفتگو کرنے سے قبل اس کی تعریف کر لینی چاہیے۔ لیکن عباسی علما تحریف کی تعریف نہیں کرتے۔ بس یہی ”فرما“ دیتے ہیں کہ ان کتابوں میں تحریف ہو ہی نہیں سکتی۔

پیدائش کی تحریف پر تین دلیلیں

پہلی دلیل: پیدائش باب ۱۳ فقرہ ۱۴ ”جب ابرام نے سنا کہ اس کا بھائی گرفتار ہوا تو اس نے اپنے تین سواٹھارہ مشتاق خانہ زادوں کو لے کر دان تک ان کا تعاقب کیا۔“

استدلال: حالانکہ پہلے زمانہ میں دان کا نام دان نہ تھا بلکہ یس تھا۔ یس شہر کے لوگ امن و چین سے زندگی بسر کرتے تھے۔ حضرت یوشع بن نونؑ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل نے یس پر حملہ کر دیا۔ اہل یس کو قتل کیا۔ شہر کو آگ لگا کر جلا دیا۔ فتح کر لینے کے بعد اس شہر کو ازمر نو آیا دیکھا۔ تو اس وقت شہر یس کا نام بدل کر دان رکھا جیسا کہ قصات ۲۷: ۱۸ تا ۲۹ میں درج ہے۔

اگر اس کتاب کو حضرت سیدنا موسیٰؑ نے لکھا ہوتا تو دان تحریر نہ فرماتے بلکہ یس تحریر فرماتے۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ اس کتاب کا لکھنے والا کوئی ایسا شخص ہے جس کے لکھنے سے قبل دان شہر آباد ہو چکا تھا۔ نیز اسی فقرہ میں ایک جھوٹ لکھا ہو چکا ہے۔ وہ جھوٹ یہ ہے کہ حضرت سیدنا ابراہیمؑ کو حضرت لوطؑ کا بھائی لکھا ہے حالانکہ اسی کتاب ۲۷: ۱۱ میں حضرت لوطؑ کو حضرت ابراہیمؑ کا بھتیجا لکھا ہے۔ مسیحی علماء اس اہامی کتاب کی ایسی ”گوہر نشانیوں“ کو تنہائی میں سوچتے تو ضرور ہول لگے اور ہماری یاد بھی آجاتی ہوگی۔

دوسری دلیل :- پیدائش ۱۳: ۱۸ " اور ابوام نے اپنا ڈیرہ اٹھایا اور

ممرے کے بلوطوں میں جو جبرون میں ہیں جا کر رہنے لگا اور وہاں خداوند کے لئے ایک قربان گاہ بنائی۔

استدلال :- جبرون ایک گاؤں کا نام تھا یہ گاؤں فلسطین کے ملک میں تھا۔ بنی

اسرائیل نے فلسطین کو حضرت سیدنا موسیٰ کی وفات کے بعد فتح کیا تھا۔ فلسطین کو فتح

کرنے سے پہلے اس گاؤں کا نام قریت اربع تھا۔ بنی اسرائیل نے جس وقت اس ملک

کو فتح کر لیا تو اس وقت قریت اربع کا نام تبدیل کر کے جبرون رکھا۔ دیکھو شوع ۱۲: ۱۵۔

اگر اس کتاب کو حضرت سیدنا موسیٰ نے تحریر فرمایا ہوتا تو قریت اربع تحریر فرماتے

نہ کہ جبرون۔ پس ہمارا دعویٰ صاف طور پر ثابت ہو گیا۔

تیسری دلیل :- پیدائش ۳۶: ۳۱ " یہی وہ بادشاہ ہیں جو ملک اووم پر

پیشتر اس سے کہ اسرائیل کا کوئی بادشاہ ہو مسلط تھے۔

استدلال :- اس فقرہ سے ثابت ہوا کہ اس کتاب کو حضرت سیدنا موسیٰ نے تحریر

نہیں فرمایا۔ بلکہ اس کتاب کا لکھنے والا کوئی ایسا شخص ہے جس کے زمانہ میں بنی اسرائیل

کے بادشاہوں کا سلسلہ شروع ہو چکا تھا اور چند بادشاہ گزر چکے تھے۔ بنی اسرائیل کے

سب سے پہلے بادشاہ حضرت ساؤلؑ ہیں۔ دیکھو سموئل باب ۴: ۱۰۔

یاد رہے کہ حضرت ساؤلؑ حضرت سیدنا موسیٰ کی وفات کے تین سو سال

بعد ہوئے ہیں۔ ایک دلیل ہمارے پاس ایسی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب

حضرت کلیم اللہؑ کے تین سو سال بعد لکھی گئی ہے۔ ان دلائل کے علاوہ

ہمارے پاس اور بھی دلائل ہیں۔ لیکن ہم تین پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ کیونکہ شریعت

میں دو یا تین گواہوں کی ضرورت ہے۔ دیکھو تہمتیں ۱۹: ۵۔

کتاب خروج کی تحریف پر دو دلیلیں

پہلی دلیل :- خروج ۱۱:۲ اتنے میں نموسے الخ

خروج ۱۱:۳ اور نموسے الخ

خروج ۱۱:۴ تب نموسے الخ

خروج ۱۱:۵ اس کے بعد نموسے الخ

استدلال :- ان تمام فقرات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ یہ کتاب حضرت سیدنا موسیٰ کی تحریر فرمائی ہوئی نہیں ہے۔ اگر حضرت سیدنا موسیٰ نے اس کتاب کو تحریر فرمایا ہوتا تو اپنے آپ کو متکلم کے صیغوں سے تحریر فرماتے نہ کہ غائب کے صیغوں سے۔

دوسری دلیل :- خروج ۱۶: ۳۵ ”اور بنی“ کیل جب تک آباد ملک میں نہ آئے یعنی چالیس برس تک من کھاتے رہے۔ الغرض جب تک وہ

ملک کنعان کی حدود تک نہ آئے من کھاتے رہے۔“

استدلال :- اس فقرہ سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کتاب کو کسی ایسے شخص نے لکھا ہے جس کے یہ کتاب لکھنے سے قبل بنی اسرائیل ملک کنعان میں پہنچ چکے تھے اور من کھانا موقوف ہو چکا تھا۔ بنی اسرائیل حضرت سیدنا موسیٰ کی وفات کے بعد ملک کنعان میں پہنچے تھے۔ اس ملک میں پہنچ کر انہوں نے شام کے وقت عید فصح منائی۔ اور اس عید کے دوسرے یا تیسرے دن بعد من کا کھانا موقوف ہوا۔ جیسا کہ یسوع ۵: ۱۱ اور ۱۲ میں درج ہے۔

کتاب گنتی کی تحریف پر دو دلیلیں

پہلی دلیل :- گنتی ۳۱: ۲۱ ”اور خداوند نے اسرائیل کی فریاد سنی اور کنعانیوں کو ان کے حوالہ کر دیا۔ اور انہوں نے ان کو ان

کے شہروں کو نیست و نابود کر دیا۔ چنانچہ اس جگہ کا نام بھی حرمہ پڑ گیا۔

استدلال ۱۔ ان الفاظوں سے صاف طور پر ثابت ہوتا ہے کہ یہ کتاب حضرت سیدنا موسیٰؑ کی تصنیف نہیں ہے۔ کیونکہ بنی اسرائیل کلیم اللہؑ کی وفات کے بعد ملک کنعان میں آئے۔ اور یہ قتل و غارت کا واقعہ تو حضرت یسوع بن نونؑ کی وفات کے بعد ہوا۔ جیسا کہ قصبات ۱: ۱۷ سے ظاہر ہوتا ہے۔

پس ثابت ہوا کہ یہ حضرت سیدنا موسیٰؑ کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔ بلکہ کسی ایسے آدمی نے اسے لکھا ہے جس کے وقت میں یہ واقعہ ہوا اور شہر کا نام حرمہ پڑ چکا تھا۔

دوسری دلیل: گنتی ۱۲: ۱۲ " اسی سبب سے خداوند کے جنگ

نامہ میں یوں لکھا ہے: "..... الخ

استدلال ۲۔ یہ فقرہ بائبل دہل اعلان کر رہا ہے کہ اس کتاب کا لکھنے والا حضرت سیدنا موسیٰؑ کے علاوہ کوئی اور آدمی ہے۔ اور اس نے خداوند کے جنگ نامہ سے واقعات نقل کر کے اس کتاب میں لکھے ہیں۔ اس جنگ نامہ کا اور اس کے مصنف کا کوئی سراغ نہیں ملتا اور نہ یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ جنگ نامہ کس زمانے میں لکھا گیا۔ اگر یہ الہامی کتاب تھی تو اب الہامی بائبل میں کیوں نہیں ہے؟
ع۔ کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے

کتاب استثناء کی تحریف پر تین دلیلیں

پہلی دلیل: استثناء ۱۲: ۱۲ " اور پہلے شعیرون حوری قوم کے لوگ

بے ہوئے تھے لیکن بنی عیسو نے ان کو نکال دیا اور ان کو اپنے سامنے سے نیست و نابود کر کے آپ ان کی جگہ بس گئے۔ جیسے اسرائیل

نے اپنی میراث کے ملک میں کیا ۔ جسے خداوند نے ان کو دیا۔
استدلال :- یہ فقرہ جس سے اسرائیل نے الخ اس امر کی بین دلیل
 ہے کہ یہ کتاب حضرت موسیٰ کی لکھی ہوئی نہیں ہے۔

آپ غور فرمائیگی کہ اس فقرہ کو خطوط وحدانی میں لکھا ہوا ہے یہ بھی
 اس امر کی بین دلیل ہے کہ یہ فقرہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے تحریر نہیں فرمایا۔
دوسری دلیل :- استثناء ۳ : ۱۱ (کیونکہ رفاہیم کی نسل میں سے فقط

بسن کا بادشاہ عوج باقی رہا تھا۔ اس کا پلنگ لوہے
 کا بنا ہوا تھا اور وہ بنی عمون کے شہر ربتہ میں موجود ہے اور آدمی کے ہاتھ کے
 ناپ کے مطابق نو ہاتھ لمبا اور چار ہاتھ چوڑا ہے۔)

استدلال :- اس فقرہ کا حال بھی پہلے فقرے کی طرح ہے یہ فقرہ بھی حضرت
 سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا لکھا ہوا نہیں ہے۔

اس فقرہ کو بھی خطوط وحدانی میں لکھا ہے۔ دال میں کچھ تو کالا کالا ہے۔
تیسری دلیل :- استثناء ۳۳ : ۵ تا ۱۰۔

۵۔ پس خداوند کے بندہ موسیٰ نے خداوند کے کہے کے
 موافق وہیں موآب کے ملک میں وفات پائی۔ ۶۔ اور اس نے اسے موآب
 کی ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل دفن کیا۔ پر آج تک کسی آدمی کو اس کی
 قبر معلوم نہیں۔ ۷۔ اور موسیٰ اپنی وفات کے وقت ایک سو بیس برس کا تھا
 اور نہ تو اس کی آنکھ دھندلانے پائی اور نہ اس کی طبیعت قوت کم ہوئی۔ ۸۔ اور
 بنی اسرائیل موسیٰ کے لئے موآب کے میدانوں میں تیس دن تک روتے رہے۔
 پھر موسیٰ کے لئے ماتم کرنے اور رونے پٹینے کے دن ختم ہوئے۔ ۹۔ اور ان کا
 بیٹا یسوع دانائی کی روح سے معمور تھا کیونکہ موسیٰ نے اپنے ہاتھ اس پر رکھے

تھے اور بنی اسرائیل اس کی بات مانتے رہے اور جیسا خداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا انہوں نے ویسا ہی کیا۔

استدلال :- ان تمام فقرات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہو رہا ہے کہ اس کتاب کو حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے تحریر نہیں فرمایا بلکہ کسی ایسے شخص نے اسے لکھا ہے جس کے یہ کتاب لکھنے سے قبل حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام وفات پا چکے تھے اور حضرت یوشع بن نون خلیفہ ہو چکے تھے۔

چھٹے فقرہ کے الفاظ آج تک تو صاف صاف بتا رہے ہیں کہ یہ کتاب حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی لکھی ہوئی نہیں ہے کیونکہ یہ الفاظ قریب کے زمانہ کے لئے مستعمل نہیں کئے جاتے اور آخری فقرہ بھی ہمارے حق میں شہادت دے رہا ہے اور یہ بتا رہا ہے کہ جس آدمی نے اس کتاب کو لکھا ہے اس کے لکھنے سے پہلے بنی اسرائیل میں بعض انبیاء گزر چکے تھے اور ان میں سے کوئی بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مانند نہ ہوا تھا۔

مسیحی علماء کے پانچ سوالات

ناظرین کرام ! ہم اس مقام پر مسیحی علماء کے پانچ سوالوں کو نقل کرتے ہیں اور بعد میں ان کے ترتیب وار جوابات تحریر کریں گے۔

- پہلا سوال :- کسی نے تحریف کی ؟
- تیسرا سوال :- کیوں تحریف کی ؟
- دوسرا سوال :- کب تحریف کی ؟
- چوتھا سوال :- کہاں تحریف کی ؟
- پانچواں سوال :- کس طرح تحریف کی ؟

مسیحی علماء کی طرف سے یہ سوالات ایک پمفلٹ میں کئے گئے ہیں۔ اس پمفلٹ کا نام ”رد و بدل“ ہے۔ اس پمفلٹ کو مسیحی اشاعت خانہ ۳۶ فیروتہ پورہ روڈ لاہور نے شائع کیا ہے۔ یہ ہیں وہ سوالات جو مسیحی علماء نے ایڑی چوڑی کا زور لگا کر اور خون پسینہ ایک کر کے ہم اہل اسلام پر کئے ہیں اور انہوں نے اپنے خیال کے مطابق میدان مار لیا ہے اور تیس مارہاں بن بیٹھے ہیں۔ لیکن ان کو شاید یہ معلوم نہ ہو کہ ابھی ان کے بہت سے دوست جواب دینے والے زمین پر موجود ہیں۔ اب ہم ان سوالات کے جوابات تحریر کرتے ہیں۔

پہلے سوال کا جواب

استثنائے ۳۳: ۵ تا ۱۰۔ ان فقرات میں حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی وفات کی کیفیت وفات۔ کل عمر۔ اور قبر کا ذکر موجود ہے۔ ہم یقینی طور پر یہ کہتے ہیں کہ ان فقرات کو حضرت کلیم اللہؑ نے توہرات شریف میں نہیں لکھا تھا اور مسیحی علماء بھی اس بات پر اتفاق ہے۔

پس جس نے یہ باتیں اپنی طرف سے اس کتاب میں لکھ دیں اس نے تحریف کی۔ اس شخص کا نام وہی ہے جس کا اس مقام پر نام لیا جاتا ہے۔

دوسرے سوال کا جواب

جس وقت اس شخص نے ان فقرات کو اپنی طرف سے توہرات شریف میں لکھا دیا تھا۔ اس وقت تحریف ہوئی تھی۔

تیسرے سوال کا جواب

اس شخص نے جس مقصد کے پیش نظر یہ کام سرانجام دیا اس کو اپنا مقصد معلوم ہوگا۔

چوتھے سوال کا جواب

جس جگہ اس نے تورات شریف میں یہ باتیں لکھ دیں اس جگہ تحریف ہوئی۔

پانچویں سوال کا جواب

جس طرح اس آدمی نے تورات شریف میں یہ باتیں تحریر کر دیں اسی طرح تحریف ہو گئی۔

ناظرین گرام! ہم نے ان پانچوں سوالوں کے ترتیب وار جوابات تحریر کر دیئے ہیں۔ جس انسان میں ذرہ بھر بھی انصاف ہوگا اس کو سوائے تسلیم کے چارہ نہ ہوگا۔

کتاب احبار کی تحریف پر دو دلیلیں

پہلی دلیل :- احبار تورات کے وسط میں ہے جب اس سے دو پہلی کتابوں اور دو بعد کی کتابوں میں تحریف ثابت ہو چکی ہے تو یہ کب تحریف سے پاک رہی۔ اگر بالفرض اس کا وسط میں ہونا تسلیم نہیں کیا جاتا تو پھر جب چار کتابوں کی تحریف ثابت ہو گئی تو یہ کتاب کب تحریف سے محفوظ رہی۔

دوسری دلیل :- یہ کتاب بھی حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی تحریر فرمائی ہوئی نہیں ہے کیونکہ اس کتاب میں حضرت سیدنا موسیٰ کو غائب کے صیغوں سے لکھا گیا ہے۔ اگر خود حضرت کلیم اللہؑ نے اسے لکھا ہوتا تو یقیناً اپنے آپ کو متکلم کے صیغوں سے تحریر فرماتے پس ہمارا دعویٰ ثابت ہو گیا۔

ناظرین کرام! ہم نے دلائل کی روشنی میں یہ بات ثابت کر دی ہے کہ حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے تورات کو تحریر نہیں فرمایا تھا۔ اگر بالفرض یہ بات تسلیم کی گئی جائے تو پھر دیانتدار ہی سے اس بات کو تسلیم کرنا پڑے گا کہ بعد میں کسی نے تورات شریف میں تحریف کر دی مسیحی علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ تورات شریف میں تحریف تو نہیں ہوئی لیکن اس میں ایسے فقرات موجود ہیں جن کو کسی آدمی نے تورات شریف میں تحریر کر دیا ہے۔ یہ لوگ ان فقرات کو الحاقی فقرات سے تعبیر کرتے ہیں۔ اگر یہ الحاقی فقرات تحریف نہیں ہیں تو پھر خدا تعالیٰ جانے کہ ان کے نزدیک تحریف کس جانور کا نام ہے مسیحی علماء کو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ہمارے نزدیک الحاقی فقرات کا دوسرا نام تحریف ہے۔ ان لوگوں نے تحریف سے بچنے کے لئے الحاقی فقرات کا مسئلہ ایجاد کیا۔ ان کی مثال اس شخص کی ہے جو بارش سے بچنے کی خاطر دوڑے اور پرنا کے نیچے اطمینان سے کھڑا ہو جائے۔ آپ ہمارے دلائل کو پڑھ لینے کے بعد حیران ہوتے ہوں گے کہ یہ لوگ ان دوہوں سے کیسے جان پھڑاتے اور رہائی پاتے ہیں بس یہ لوگ یہی فرمادیتے ہیں کہ الحاقی فقرات میں تحریف نہیں ہے؟

عیسائی مذہب میں حضرت سیدنا موسیٰ کا مقام

ہم اس جگہ یہ تحریر کرتے ہیں کہ عیسائی مذہب میں حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کا مقام کیا ہے۔ حضرت کلیم اللہ کا مقام اس مذہب میں چور اور ڈاکو سے زیادہ نہیں ہے۔ نقل کفر کفر نہ باشد۔

اب وہ مقام بھی پڑھ لیجئے جہاں یہ مقام بیان کیا گیا ہے۔ (انجیل یوحنا باب ۱۰ فقرہ ۸) جتنے مجھ سے پہلے آئے سب چور اور ڈاک

ہیں مگر پھیلنے والے ان کی نہ سنی۔“

جب ان کے نزدیک حضرت سیدنا موسیٰ کا مقام یہ ہو تو پھر ان لوگوں کے نزدیک ایسے آدمی کی کتاب کا کیا مقام ہوگا؟ اور اس کی کتاب سے کیا عقیدت اور محبت ہوگی؟

کسی نے سچ کہا ہے کہ بائبل کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ اب ہم آخر میں اپنے دعوے تحریف کی مزید تائید و تصدیق کے لئے دو شہادتیں پیش کرتے ہیں۔ پہلی شہادت پولوس کی ہے اور دوسری شہادت حضرت عیسیٰؑ کی ہے۔

پہلی شہادت

”عبرانیوں ۸ : ۱۳۔ جب اس نے نیا عہد کیا تو پہلے کو پرانا ٹھہرایا اور جو چیز مدت کی ہو جاتی ہے وہ مٹنے کے قریب ہوتی ہے۔“

دوسری شہادت

حضرت عیسیٰؑ نے یہودیوں پر تحریف کا الزام لگایا تھا۔ وہ الزام پڑھ لیجئے انجیل متی ۱۵ : ۷۔ ”پس تم نے اپنی روایت سے خدا کا کلام باطل کر دیا۔“

چھٹا باب

ناظرین کرام! ہم اس باب میں ان الہامی کتابوں کے نام تحریر کرتے ہیں۔ جن کا ذکر تو بائبل میں پایا جاتا ہے لیکن وہ تمام کتابیں بائبل میں نہیں ہیں۔ ان کے نہ ہونے کی وجہ یہی ہے کہ بنی اسرائیل نے ان الہامی کتابوں کی

حالات نہیں کی۔ اس لئے وہ تمام کتابیں نیست و نابود ہو گئیں۔

بائبل کی ان کتابوں کے نام جن میں ان
الہامی کتابوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔

گنتی باب ۲۱ : فقرہ ۱۳

یشوع ۱۰ : ۱۳ سموئیل دوم ۱۸ : ۱

تاریخ دوم ۳۴ : ۳۴

تاریخ دوم ۱۵ : ۱۲

تاریخ دوم ۲۹ : ۹

تاریخ دوم ۲۹ : ۹

بر شمار = ان الہامی کتابوں کے نام جو
گم ہیں۔

۱۔ خداوند کا جنگ نامہ

۲۔ اشر کی کتاب۔ یا شر کی کتاب

۳۔ یاہو بن صفانی کی تاریخ کی کتاب

۴۔ سوعیاہ نبی اور عید و غیب بین

کی تاریخ کی کتابیں

۵۔ نائین نبی کی کتاب

۶۔ سیلانی اخیاء کی پیشگوئی کی کتاب

ان کتابوں کے علاوہ اور بھی ہیں لیکن ہم ان پر یہی اکتفا کرتے ہیں۔ عقل مند
کو اشارہ ہی کافی ہوتا ہے۔ اگر ان کتابوں کے بارے میں یہ کہا جائے کہ یہ کتابیں
غیر الہامی تھیں۔ تو کیرا شاد بجا نہیں ہے۔ کیونکہ ان کے نزدیک جن کتابوں
میں غیر الہامی کتابوں کا ذکر پایا جاتا ہے۔ وہ تو الہامی ہیں۔ ان الہامی کتابوں
میں غیر الہامی کتابوں سے حالات کو اخذ کر کے کیوں لکھا گیا۔ اور ان الہامی کتابوں
کو کیوں داغ دار بنایا گیا؟

مناظرین کرام ! آپ سمجھ ہی گئے ہوں گے کہ ان کو غیر الہامی کہا
جائے۔ ان سے بائبل کے غیر الہامی ہونے کا ثبوت ملتا ہے۔ صاف ہی کیوں
نہیں کہہ دیا جاتا کہ بائبل کو ان غیر الہامی کتابوں سے معرض وجود میں لایا
گیا ہے۔ تاکہ مذہبے بانس اور نہ بچے بانسری۔

ساتواں باب

ناظرین کرام! ہم اس باب میں زبور کے بارے میں محفوظہ اساتذہ کرام کی رائے اور ثابت کریں گے کہ یہ زبور کی کتاب حضرت داؤد کی نہیں ہے اور جو زبور شریف تھی وہ اب موجود نہیں ہے۔ بہر حال زبور شریف بھی تورات شریف کی طرح اس دنیا میں موجود نہیں ہے۔ ہم اس جگہ پادری جے علی بخش صاحب کی لکھی ہوئی تفسیر زبور سے وہ عبارتیں نقل کریں گے جن میں سہو کاتب عبادت میں نقص اور تحریف ہونے کا کھلے لفظوں میں اقرار کیا گیا ہے جس سے ہمارا دعویٰ روز روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا۔

زبور کی کتاب

زبور کی کتاب بھی تورات کی کتاب کی طرح پانچ کتابوں پر مشتمل ہے اور ان پانچوں کتابوں میں کل ایک سو پچاس مزامیر پائے جاتے ہیں۔

مصنفوں کا حال

مزامیر کے مصنفوں کا حال بھی عجیب ہی ہے۔ ان مزامیر میں سے بعض مزامیر تو ایسے ہیں جن کے مصنفوں کا کچھ پتہ ہی نہیں اور ان پر نام بھی درج نہیں کئے گئے۔ اگر ان کے متعلق کچھ بھی معلوم ہوتا تو یقیناً ان کو لاوارث نہ چھوڑا جاتا اور ان میں سے بعض مزامیر تو ایسے ہیں جن کی محض خانہ پیروی کر دی گئی ہے۔ انہیں بھی کوئی کسی کی طرف منسوب کرتا ہے اور کوئی کسی کی طرف اور ایسے مزامیر بھی

کئے جاتے ہیں۔ جو مختلف شخصیتوں مثلاً حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کو حضرت موسیٰؑ
میر معنی اور نبی قدس کی طرف منسوب ہیں۔ بہر حال اس کتاب کو لکھنے والے نے جس
کا نام چاہا لکھ دیا۔ اور اس کے نیچے مزبورہ کو درج کر دیا۔

تصنیف کا زمانہ

جس طرح مزاحیر کے مصنفوں میں نہ بہر دست اختلاف ہے، اور مسیحی علماء و حیران
میں بھی یہی طرح ان کے زمانہ میں بھی نہ بہر دست فرق پایا جاتا ہے۔ بعض مزاحیر تو ایسے
میں جن کو حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے زمانہ کی طرف منسوب کیا جاتا ہے۔
بعضوں کو اس زمانہ کا مانا جاتا ہے جبکہ برہنہ شلم کو غیر قوموں نے برباد کیا ہوا تھا
یاد ہے یہ زمانہ حضرت داؤدؑ سے کئی سہ سال بعد کا زمانہ ہے۔

زبورہ کی کتاب کے بارے میں عیسائی علماء کی رائے

مسیحی علماء متقدمین زبورہ کی ساری کتاب کو حضرت داؤد کی تصنیف مانتے تھے۔
بعد زمانہ حال کے علماء اس کتاب کے حقوق سے مزاحیر کو حضرت داؤد کی تصنیف
مانتے ہیں۔ غور کا مقام ہے کہ الہامی کتاب میں اتنا اختلاف۔
ہم کہتے ہیں کہ ایک وقت ایسا بھی آجائے گا جبکہ معاملہ بالکل ہی صاف کر دیا
جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

زبورہ کی کتاب میں تبدیلی کا اقرار

مگر جب بعض نسخے اور ترجمے ان عنوانوں کی تائید نہ کریں پھر بھی ہم ان کو بہتیت
مسیحی رد نہیں کر سکتے کیونکہ کبھی کبھی یہ دریافت ہوا کہ متن میں کچھ تبدیلی ہو گئی۔
تفسیر زبورہ صفحات ۱۵، ۱۶، خط کشیدہ الفاظ کو سوچئے اور پادری صاحب کی

علمی قابلیت کی داد دیجئے۔ اب ہم آپ کو دو غلطیاں ایسی دکھاتے ہیں جن میں اقرار کیا گیا ہے کہ ان دونوں جگہ کاتب کی غلطی ہے۔ یہ لوگ تحریف کو تو تسلیم ہی نہیں کرتے لیکن اسے دوسرے نظروں میں الحاق یا کاتب کی غلطی کہہ کر اپنے دل کو تسلی دے دیتے ہیں اور اپنے مخالفوں سے رہائی پاتے ہیں لیکن حقیقت میں یہ لوگ ایسا کر کے کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔

کاتب کی پہلی غلطی

”بعض اختلافات کی وجہ تو سہو کاتب ہوگی (مثلاً ۴، ۱۰، ۴۱، ۴۲، ۵۰ آیات میں) بعض تبدیلیاں مولف نے کی ہونگی۔ مثلاً (۱۱، ۳۲، ۴۵) تفسیر زبور

صفحہ ۸۴ زبور ۱۸“

کاتب کی دوسری غلطی

”البتہ اس عنوان میں بارہ ہزارہ کا ذکر ہے۔ لیکن ۲۔ سموئیل اور ۱۔ قواریخ میں اٹھارہ ہزارہ کا ذکر ہے، اس لئے یہاں سہو کاتب ہوگا۔ تفسیر زبور ۶۰ صفحہ ۲۵۱۔

عبارت میں نقص

”۳۔ یہ آیت مشکل ہے غالباً عبارت میں کچھ نقص آگیا ہے۔“ تفسیر زبور صفحہ ۲۴۴ زبور ۵۴۔ اب ہم آپ کو ایک ایسی عبارت دکھاتے ہیں جس میں صاف طور پر کھلے الفاظ میں تحریف کا اقرار کیا گیا ہے۔

آخری شہادت

یہ مذکور ذرا بتدریج کے ساتھ ۱۴ مذکور ہے۔ الوہیم کی بجائے خداوند کا نام یا ہواہ آیا ہے جو کہ اس دوسری کتاب کا خاصہ ہے۔ ۱، ۴، ۶، آیات میں

بھی چند لفظی تبدیلیاں ہیں لیکن ان سے مضمون میں کچھ فرق پیدا نہیں ہوتا۔ البتہ ۵ آیت زبورہ ۱۳: ۵ سے بہت متفرق ہے۔ اس فرق کی کیا وجہ ہوگی؟ کیا یہ کسی تحریف کا نتیجہ یا سہو کا تب ہے۔ یا عمدہ تبدیلی؟ ان دونوں آیتوں میں عبرانی حروف کی مشابہت یہ تقاضا کرتی ہے کہ جس نسخے میں یہ عبرانی حروف تھے وہ شاید دھندلے پڑ گئے اور کاتب نے نقل کرتے وقت اپنی سمجھ کے مطابق ویسے حروف بحال کرتے وقت غلطی کی۔ بعضوں کا یہ خیال کہ مابعد کسی مؤلف نے عمدہ تبدیلی کی۔

تفسیر زبورہ صفحہ ۲۳۰ زبورہ ۵۳۔

اب تو ہمارا دعویٰ ثابت ہو گیا۔ اگر اب بھی عیسائی لوگ اپنے پادری صاحب کی نہ ماضی تو ان کی مرضی ہے۔ بہر حال ہم نے دلائل کی روشنی میں اپنا دعویٰ بالکل کھلے طور پر ثابت کر دیا ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے، براہ ہدایت پر لانا خدا تعالیٰ کا کام ہے۔

آٹھواں باب

ناظرین کرام! ہم اس باب میں انجیل متی کے بارے میں تحریر کریں گے اور نہایت کریں گے کہ یہ انجیل شریف نہیں ہے بلکہ اس کو کسی نامعلوم آدمی نے لکھا اور اسے خواہ مخواہ انجیل شریف تسلیم کر لیا گیا۔ انجیل شریف عبرانی زبان میں حضرت مسیح پر نازل ہوئی تھی۔

عیسائیوں کا پہلا عقیدہ

عیسائیوں کا اس کتاب کے بارے میں یہ عقیدہ ہے کہ اسے متی نے لکھا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شاگرد تھا۔

عیسائیوں کا دوسرا عقیدہ

عیسائیوں کا اس کتاب کے بارے میں دوسرا عقیدہ یہ ہے کہ اسے متی نے روح القدس کی مدد یعنی الہام سے لکھا تھا لیکن یہ دونوں عقیدے دلائل سے ثابت نہیں ہوتے۔

انجیل متی کو متی نے نہیں لکھا

اب ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ انجیل متی کو متی نے نہیں لکھا۔ اور اس پر ایک ہی دلیل تحریر کریں گے۔

دلیل :- انجیل متی ۹: ۹ "یسوع نے وہاں سے اٹکے بڑھ کر متی نام ایک شخص کو محمول کی چوکی پر بیٹھ دیکھا اور اس سے کہا میرے پیچھے ہوئے۔ وہ اٹھ کر اس کے پیچھے ہولیا۔"

اس استدلال اور ان الفاظوں سے ثابت ہوتا ہے کہ اس کتاب کو متی نے نہیں لکھا بلکہ کسی اور آدمی نے لکھا ہے۔ اگر اس کو متی نے لکھا ہوتا تو اپنے آپ کو غائب کے صیغوں کی بجائے متکلم کے صیغوں سے تحریر کرتا کیونکہ لکھنے کا طریقہ اس وقت بھی ایسا ہی تھا جیسا کہ اب تک ہے۔ تسکین کے لئے پولوس کے خطوط کو ملاحظہ فرمایا جائے۔ ان کو لکھنے والا اپنے آپ کو متکلم کے صیغوں سے لکھتا ہے۔ یاد رہے کہ ہمارے نزدیک یہ خطوط بھی الہامی نہیں ہیں۔

انجیل متی انجیل شریف نہیں ہے

اب ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ انجیل متی وہ انجیل شریف نہیں ہے جو حضرت عیسیٰ پر نازل ہوئی تھی اور اس پر دو دلیلیں تحریر کرتے ہیں۔

پہلی دلیل :- مرقس ۱۰: ۲۹ "یسوع نے کہا میں تم سے سچ

کہتا ہوں کہ ایسا کوئی نہیں جس نے گھریا یا بھائیوں یا بہنوں

یا ماں یا باپ یا بچوں یا کھیتوں کو میری خاطر اور انجیل کی خاطر چھوڑ دیا ہو۔"

استدلال :- ان الفاظوں سے انجیل شریف کا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ لیکن یہ

چاروں اناجیل مراد نہیں ہیں اور اس جگہ صرف انجیل کا لفظ اور وہ بھی واحد لکھا

ہے جس انجیل شریف کا ذکر حضرت مسیحؑ نے فرمایا تھا۔ وہ صرف ایک تھی اور وہ

انجیل شریف آج موجود نہیں ہے۔ بلکہ چار اناجیل موجود ہیں۔

دوسری دلیل :- یوحنا ۲۰: ۳۰ "اور یسوع نے اور بہت سے

معجزے شاگردوں کے سامنے دکھائے جو اس کتاب میں لکھے نہیں گئے۔ نیز اسی

کتاب کے ۲۱: ۲۵ "اور بھی بہت سے کام ہیں جو یسوع نے کئے۔ اگر وہ جدا

جدا لکھے جاتے تو میں سمجھتا ہوں کہ جو کتابیں لکھی جاتیں۔ ان بے دنیا میں گنجائش

نہ ہوتی۔"

استدلال :- ان دونوں مقامات سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ ان کتابوں

میں حضرت مسیحؑ کے حالات اور معجزات کو لکھا گیا ہے اور ان کتابوں کے نام

انجیل متی۔ انجیل مرقس وغیرہ وغیرہ رکھ دیے گئے ہیں۔ دراصل جو انجیل شریف تھی

وہ ان چاروں اناجیل کے علاوہ تھی۔

ہمارے نزدیک انجیل متی نہ متی کی لکھی ہوئی ہے نہ انجیل شریف ہے۔ اور

نہ روح القدس کی مدد یعنی الہام سے لکھی گئی ہے۔ کیونکہ اس میں غلطیاں پائی

جاتی ہیں۔ انجیل متی کی غلطیوں کو ملاحظہ فرمائیے :-

پہلی غلطی :- انجیل متی ۱: ۱ "یسوع مسیح ابن داؤد ابن ابرہام کا نسب

نامہ۔" لیکن اسی کتاب کے ۲۲: ۴۵ "پس جب داؤد

اس کو خداوند..... الخ ان دونوں فقروں میں سے ایک فقرہ یقیناً غلط ہے۔

دوسری غلطی :- متی میں حضرت مسیحؑ کا نسب نامہ لکھا ہے اور ان کی والدہ کا ذکر ہے لیکن عبرانیوں ۷ : ۳ میں ملک صدق

کا ذکر ہے اس کے بارے میں الفاظ ملاحظہ ہوں۔ ”یہ بے باپ بے ماں بے نسب نامہ ہے نہ اس کی عمر کا شروع نہ زندگی کا آخر بلکہ خدا کے بیٹے کے مشابہ ٹھہرا۔“ ان دونوں باتوں میں ایک یقیناً غلط ہے۔

تیسری غلطی :- متی ۸ : ۸..... ”یورام سے عزریاہ پیدا ہوا۔“

حالانکہ عزریاہ یورام کے پڑپوتے کا بیٹا تھا۔ تاریخ اول

۳ : ۱۲ ”اس کا بیٹا یورام اس کا بیٹا اخزیاہ اس کا بیٹا یوآس اس کا بیٹا امصیہ اس کا بیٹا عزریاہ۔“ دیکھو متی تین پشتیں چھوڑ گیا ہے۔

چوتھی غلطی :- متی ۱۱ : ۱ یوسیاہ سے یکونیاہ اور اس کے بھائی پیدا

ہوئے۔ حالانکہ تاریخ اول ۳ : ۱۶ میں یکونیاہ کو یوسیاہ کا پوتا لکھا ہے نیز متی نے یکونیاہ کے بھائی لکھے ہیں۔ حالانکہ تاریخ اول میں اس کا کوئی بھائی نہیں لکھا۔ بلکہ یکونیاہ اپنے باپ کا اکلوتا بیٹا تھا۔

پانچویں غلطی :- متی ۱۲ : ۱ میں زدرہ بابل کو سیالمتی ایل کا بیٹا لکھا

ہے حالانکہ زدرہ بابل اس کا بیٹا نہ تھا۔ بلکہ اس کا بھتیجا تھا۔ اور فدایاہ کا بیٹا تھا دیکھو تاریخ اول باب ۳ فقرات ۱۸ : ۱۹۔

چھٹی غلطی :- متی ۱۳ : ۱ میں ایسہود کو زدرہ بابل کا بیٹا لکھا ہے حالانکہ

زدرہ بابل کے کسی بیٹے نہ نام ایسہود نہ تھا۔ دیکھو تاریخ اول ۳ : ۱۹۔

ساتویں غلطی :- متی ۱۷ : ۱ ”پس سب پشتیں ابرہام سے داؤد تک

چوڑے پشتیں ہوئیں۔ اور داؤد سے لیکر گرفتار ہو کر بابل جانے

تک چودہ پشتیں اور گرفتار ہو کر بابل جانے سے لے کر مسیح تک چودہ پشتیں ہوئیں۔
حالانکہ سیالمتی ایل سے لے کر حضرت مسیح تک صرف تیرہ پشتیں بنتی ہیں۔ یاد رہے
کہ یونیاہ کو پہلے گروہ میں شامل کیا جا چکا ہے۔

آٹھویں غلطی :- متی حضرت مسیح کو حضرت سلیمان کے خاندان میں

شمار کرتا ہے۔ اور لوقا ۳ : ۳۱ میں ناتن کی اولاد

میں شمار کرتا ہے۔ حالانکہ یہ دونوں بھائی ہیں۔ (اول تاریخ ۳ : ۵)

نویں غلطی :- متی نے حضرت ابراہیم سے لے کر حضرت مسیح تک اکتالیس

پشتیں نکھی ہیں۔ اور لوقا نے تین باب میں حضرت ابراہیم سے لیکر حضرت مسیح
تک پچیس پشتیں نکھی ہیں۔

دسویں غلطی :- متی ۲۳ : ۳۵ راستبازہ بابل کے خون سے

لے کر برکیاہ کے بیٹے زکریاہ الخ اس جگہ زکریاہ کو برکیاہ کا

بیٹا لکھا ہے۔ حالانکہ زکریاہ یہودیہ کا بن کا بیٹا تھا۔ دیکھو تاریخ دوم ۲۰۱۲۲۔

گیارہویں غلطی :- متی ۹ : ۲۷ اس وقت وہ پورا ہوا جو یہ مہیاہ بنی

کی معرفت کہا گیا تھا۔ الخ یہ عبارت یہرملہ

میں مولیٰ چاہیے تھی۔ لیکن اس کتاب میں موجود نہیں ہے۔ بلکہ زکریاہ میں اختلاف کے

ساتھ موجود ہے۔ دیکھو زکریاہ باب ۱۱ فقرات ۱۲ و ۱۴۔

اور وہ تو اتنی غلطیاں لکھنے کا نہ تھا۔ لیکن قدرتی طور پر ان کی تعداد حضرت مسیح

کے متنازعوں کی تعداد جتنی ہوگی۔ بارہواں شاگرد یہود اس کے یوٹی مرتبہ ہو گیا۔ غور

و مقام ہے کہ جب متی نے نسب نامہ میں اتنی غلطیاں لکھی ہیں۔ تو خدا تعالیٰ جانے

آگے چل کر کیا کیا کل کھلائے ہونگے۔ شاید ان غلطیوں پر پردہ ڈالنے کیلئے یہ کہہ دیا

جائے کہ متی نے نسب نامہ کو بروح القدس کی مدد سے نہیں لکھا تھا۔ لیکن یہ فرمان

تین وجوہات کی بنا پر درست نہیں ہے۔

پہلی وجہ: ہم تو کہتے ہیں کہ ساری کتاب ہی متی کی الہام سے لکھی ہوئی نہیں ہے۔

دوسری وجہ: متی نے انجیل متی میں یہ کسی جگہ پر نہیں لکھا کہ میں نے نسب نامہ کو بغیر روح القدس کی مدد سے اور باقی کتاب کو روح القدس کی مدد سے لکھا ہے۔

تیسری وجہ: ہم متی نے انجیل متی میں جو حالات حضرت مسیح کے قلمبند کیے ہیں ان حالات کو تو خود متی نے آنکھوں سے دیکھا تھا۔ ان کو تو الہام کی ضرورت ہی نہ تھی۔ اور جن بزرگوں کا متی نے نسب نامہ لکھا ہے ان کو تو دیکھا ہی نہ تھا۔ اس نسب نامہ کے لئے تو الہام کی اشد ضرورت تھی۔ اور الہام سے لکھنا چاہیے تھا تاکہ غلطی واقع نہ ہو جائے۔

اگر کہا جائے کہ یہ کاتب کی غلطیاں ہیں۔ تو یہ کہنا بجا نہیں ہے کیونکہ جو کاتب کی غلطیاں ہوتی ہیں ان کو دوسری طباعت میں درست کر دیا جاتا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ یہ انجیل تو کیا بلکہ بائبل کو بارہ بار دفعہ چھپوایا گیا پھر بھی یہ غلطیاں موجود ہیں۔ درحقیقت یہ کاتب کی غلطیاں نہیں ہیں۔ بلکہ روح القدس کی شفقتوں کا نتیجہ ہے۔

کچھ اور: اب ہم عہد نامہ جدید میں سے تین فقرے نقل کرتے ہیں جن سے

صاف صاف ہمارا دعویٰ ثابت ہوتا ہے۔

پہلا فقرہ: متی ۲: ۲۳ اور ناصراً نام ایک شہر میں جا بسا تاکہ جو نبیوں کی معرفت کہا گیا تھا وہ پورا ہو کہ وہ ناصری کہلائے گا۔

استدلال: یہ حضرت عیسیٰ کے بارے میں بشارت تھی اور پرانے عہد نامہ

میں یقیناً ہونی چاہیے تھی۔ لیکن نہیں ملتی۔ ڈاکٹر ایچ یو سٹینٹس پی۔ ایچ۔ ڈی نے متی کی تحریر میں صاف صاف لکھا ہے کہ یہ عبارت عہد نامہ عتیق میں کہیں نہیں ملتی۔ لیکن صاف یہ تو الہامی فقرات اور کتاب کی غلطیوں کا سہارا بھی جاتا رہا۔

دوسرا فقرہ :- رومیوں ۹: ۲۵ ”چنانچہ جو مسیح کی کتاب میں بھی

خدا یوں فرماتا ہے کہ جو میری امت نہ تھی۔ اسے اپنی

امت کہوں گا۔ اور جو پیاری نہ تھی اسے پیاری کہوں گا۔“

استدلال :- یہ عبارت موسیٰ کی کتاب میں ہونی چاہیے تھی لیکن نہیں ہے جو تحریف میری دال ہے۔ اب تو بات بالکل کھل کر سامنے آگئی۔

تیسرا فقرہ :- یہود واد کا عام خط فقرہ ۱۴۔ ان کے بارے میں

حنوک نے بھی جو آدم سے ساتویں پشت میں تھا۔ یہ پیشگوئی

کی تھی۔ کہ دیکھو کہ خداوند اپنے لاکھوں مقدسوں کے ساتھ آیا۔“

استدلال :- حضرت حنوکؑ بنی کا حال کتاب پیدائش ۵: ۱۸ میں درج ہے۔

یہی میں جگہ حضرت حنوکؑ کی کوئی بھی پیش گوئی درج نہیں۔

ان تینوں فقروں سے یہ نتیجہ نکلا کہ یا تو نئے عہد نامہ میں اپنی طرف سے لکھ کر

میں خدا کا کلام کہہ دیا گیا یا عہد نامہ عتیق میں سے ان پیش گوئیوں کو خارج کر دیا

گیا۔ دوسرے لفظوں میں یا ان کتابوں میں تحریف ہوئی یا لکھنے والوں نے ان کتابوں

میں درست نہیں لکھا۔

تاہم گرام ! اب ہم انجیل متی اور مرقس سے گیارہ فقرے ایسے نقل کرتے ہیں جن

میں جن دو کسان کا فرق ہے اور روح القدس کی رہنمائی ظاہر ہوتی ہے۔

انجیل مرقس

انجیل متی

پہلا فقرہ :- باب ۶: فقرات ۹: ۱۰ نہ سونا | باب ۶: فقرات ۸: ۹ اور حکم دیا کہ راستے

اپنے کمر بند میں رکھنا نہ چاندی نہ پیسے۔

راستہ کیلئے نہ بھولی لینا نہ دوہ دو کرتے نہ

جوتیاں نہ لاکھی۔ کیونکہ مزدور اپنی خوراک

کا حق دار ہے۔ خط کتبہ الفاظ و بے فرق ظاہر

دوسرا فقرہ :- ۵:۱۳۔ اور وہ ہر

چند اسے قتل کرنا چاہتا تھا مگر عام لوگوں

سے ڈرتا تھا۔ کیونکہ وہ اسے نبی جانتے تھے۔

تیسرا فقرہ :- ۲:۲۱۔ اپنے سامنے

کے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں پہنچتے ہی ایک گدھی

بندھی ہوئی اور اس کے ساتھ بچہ پاؤ گے

انہیں کھول کر میرے پاس لے آؤ۔

چوتھا فقرہ :- ۲۲:۱۵۔ اور دیکھو

ایک کنعانی عورت ان سرحدوں سے نکلی اور

پکار کر کہنے لگی، اے خدا ابن داؤد مجھ پر

رحم کر۔ ایک بد روح میری بیٹی کو

طرح ستاتی ہے۔

پانچواں فقرہ :- ۵:۱۶۔ اور شاگرد

پار جاتے وقت روٹی ساتھ لینا بھول

کے لئے لاکھی کے سوا کچھ نہ لو، نہ روٹی۔

نہ بھولی نہ اپنے کمر بند میں پیسے، مگر

جوتیاں پہنو اور دوہ دو کرتے نہ پہنو۔“

۲۰:۶۔ کیونکہ میری دیسی یوحنا کو

راست باز اور مقدس آدمی جان کر اس سے

ڈرتا اور اسے بچائے رکھتا تھا اور اس کی

باتیں سن کر بہت حیران ہو جاتا تھا مگر

سنا خوشی سے تھا۔

۲:۱۱۔ اور ان سے کہا کہ اپنے سامنے کے

گاؤں میں جاؤ اور اس میں داخل ہوتے ہی

ایک گدھی کا بچہ بندھا ہوا تمہیں ملے گا

جس پر کوئی آدمی اب تک سوار نہیں ہوا۔

اسے کھول لاؤ۔

۲۶:۴۔ یہ عورت یونانی تھی اور

قوم کی سورینیسی اس نے اس سے

درخواست کی کہ بد روح کو اس کی بیٹی

میں سے نکالے۔

۱۴:۸۔ اور وہ روٹی لینا بھول گئے تھے

اور کشتی میں ان کے پاس ایک سے زیادہ

کے تھے۔

چھٹا فقرہ :- ۱۹: ۱۶ اور ۱۷: ۱۴

دیکھو ایک شخص نے پاس آکر اس سے کہا
اے استاد میں کونسی نیکی کروں تاکہ ہمیشہ
کی زندگی پاؤں؟ اس نے اس سے کہا کہ
تو مجھ سے نیکی کی بات کیوں پوچھتا ہے؟
نیک تو ایک ہی ہے لیکن اگر تو زندگی میں
داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔

ساتواں فقرہ :- ۲۱: ۲۰ اس

وقت زبیدی کے بیٹوں کی ماں نے اپنے بیٹوں
کے ساتھ اس کے سامنے آکر سجدہ کیا اور
اس سے کچھ عرض کرتے لگی۔

آٹھواں فقرہ :- ۲۰: ۳۰ اور

دیکھو دو آندھوں نے جو راہ کے کنارے
بیٹھے تھے۔ یہ سن کر کہ یسوع جا رہا ہے چلا
کر کہا اے خداوند داؤد ہم پر رحم کر۔

نواں فقرہ :- ۲۱: ۱۹ اور راہ

کے کنارے انجیر کا ایک درخت

روٹی نہ تھی۔

۱۰: ۱۷ اور جب وہ باہر نکل
کر راہ میں جا رہا تھا تو ایک شخص دوڑتا
ہوا اس کے پاس آیا اور اس کے
اگے گھٹنے ٹیک کر اس سے پوچھنے لگا
کہ اے نیک استاد میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی
زندگی کا وارث بنوں؟ یسوع نے اس سے
کہا تو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک
ہنسی مگر ایک یعنی خدا۔

۱۰: ۳۵۔ تب زبیدی کے بیٹوں

یعقوب اور یوحنا نے اس کے پاس آکر
اس سے کہا اے استاد ہم چاہتے ہیں کہ
جو کچھ ہم تجھ سے درخواست کریں تو
ہمارے لئے کرے۔

۱۰: ۴۶ اور وہ یروشلیم میں آئے۔

اور جب وہ اور اس کے شاگرد اور ایک
بڑی بھیڑ یروشلیم کے نکلتی تھی تو تمنا کی کا بیٹا
یروتمانی اندھا دھیر راہ کے کنارے بیٹھا ہوا
تھا۔

۱۱: ۲۰۔ پھر جمع کو جب وہ ادھر سے گزرے

تو اس انجیر کے درخت کو جو ہر سال سبز رہتا

ہوا دیکھا۔“

۶:۷ یہ امت ہونٹوں سے تو میری تعظیم کرتی ہے لیکن ان کے دل مجھ سے دور ہیں۔“

۲:۱۶ وہ ہفتہ کے پہلے دن بہت صوبے جب سورج نکلا ہی تھا قبر پر آئیں۔“

اسی دم سوکھ گیا۔“

دسواں فقرہ ۱:۸۱۵ یہ امت زبان سے تو میری عزت کرتی ہے مگر ان کا دل مجھ سے دور ہے۔۔۔ الخ

گیارہواں فقرہ ۱:۲۸

اور سبت کے بعد ہفتہ کے پہلے دن پورے چھٹے وقت مریم مگدینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں۔“

ناظرین کرام :- اگر چاروں اناجیل سے ایسے فقرات نقل کئے جاتے تو بہت ہو جاتے۔ ہم نے صرف نمونہ کے طور پر گیارہ ہی تحریر کیے ہیں۔ ان فقرات میں سے ہر ایک انسان خود بخود فیصلہ کر سکتا ہے۔ اب مقدس پولوس کی ایک شہادت پیش کرتے ہیں جس میں صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کے وقت میں ایسے لوگ موجود تھے جو انجیل کو بگاڑنا چاہتے تھے۔ اور اب تک تو کئی سو سال گزر گئے ہیں۔ کیونکر نہ بدلا ہو گا؟

پولوس کی شہادت

گلیتوں کے نام پولوس رسول کا خط ۱:۶ و ۷ میں تعجب کرتا ہوں کہ تمہیں مسیح کے فضل سے بلایا۔ اس سے تم اس قدر حلد پھر کر کسی اور طرح کی خوشخبری (انجیل) کی طرف مائل ہونے لگے۔ مگر وہ دوسری نہیں البتہ بعض ایسے میں جو تمہیں گھبراتے اور مسیح کی خوشخبری (انجیل) کو بگاڑنا چاہتے ہیں۔“

یہ الفاظ مقدس پولوس کے یقیناً پورے ہوئے۔ اب ہم وہ مقامات تحریر کرتے ہیں جن مقامات پر تحریف کی گئی ہے۔ اس کے تین نمونے پیش کریں گے۔

۱۹۵۱ء کا نسخہ برٹش اینڈ فارن بائبل
سوسائٹی انارکلی لاہور

۱۸۸۰ء کا نسخہ لودیانا مشن میں
باہتمام پادری دیری صاحب

پہلا نمونہ :- انجیل متی ۱۹: ۱۶-۱۷
اور دیکھو ایک شخص نے پاس آکر اس
سے کہا اے استاد میں کونسی نیکی کروں
تا کہ ہمیشہ کی زندگی پاؤں؟ اس نے اس
سے کہا تو مجھ سے نیکی کی بابت کیوں
پوچھتا ہے؟ نیک تو ایک ہی ہے لیکن
اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہتا ہے تو
حکموں پر عمل کر۔

انجیل متی ۱۹: ۱۶-۱۷ اور دیکھو
ایک نے اُس سے کہا اے نیک استاد
کو نسا نیک کام کروں کہ ہمیشہ کی زندگی
پاؤں اس نے اس سے کہا تو مجھے نیک
کہنا ہے نیک تو کوئی مگر ایک یعنی خدا
پر اگر تو زندگی میں داخل ہونا چاہا ہے
تو حکموں پر عمل کر۔

دوسرا نمونہ

انجیل متی ۹: ۱۰-۱۱ نہ سونا اپنے کمر بند
میں رکھنا نہ چاندی نہ پیسے۔
انجیل متی ۹: ۱۰-۱۱ نہ سونا نہ
روپا نہ تانیا اپنی کمر میں رکھو۔

تیسرا نمونہ

یوحنا کا پہلا خط ۵: ۷ اور
جو گواہی دیتا ہے وہ روح ہے۔ کیونکہ
روح سچائی ہے اور گواہی دینے والے
تین روح اور پانی اور خون اور یہ
تینوں ایک ہی بات پر متفق ہیں۔
یوحنا کا پہلا خط ۵: ۷ اور
جو گواہان پر گواہی دیتے ہیں باپ اور
کلام اور روح القدس اور یہ تینوں
ایک ہیں اور تین ہیں جو زمین پر گواہی
دیتے ہیں روح اور پانی اور لہو اور یہ
تینوں ایک پر متفق ہیں۔

اب آپ ہی خدا لگتی کہیئے کہ یہ تحریف نہیں ہے تو اور کیا ہے۔ اگر کوئی
اب بھی نہ مانے تو اس کی مرضی ہے۔

نواں باب

ناظرین کرام! ہم اس باب میں تمام بائبل میں سے ایسے مقامات تحریر
کرتے ہیں جن میں سے روز روشن کی طرح ثابت ہو جائے گا کہ یہ بائبل الہامی نہیں
ہے۔ اس باب میں ہم تعداد کی غلطیاں۔ ناموں میں اختلافات اور فقرات کے
اختلافات تحریر کرتے ہیں جن سے آپ کو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نظر
آجائے گا۔

تعداد کی غلطیاں یا تحریف کے مشاہدات

۱۔ پہلی غلطی: ۲۔ سموئیل ۸:۲۳	۱۔ تاریخ ۱۱: ۱۱ اور داؤد۔۔۔۔۔
اور داؤد۔۔۔۔۔	اس نے تین سو پرتاپا بھالا چلایا۔
جس سے آٹھ سو ایک ہی وقت میں	اور ان کو ایک ہی وقت میں قتل
مقتول ہوئے۔	کیا۔
۲۔ دوسری غلطی: ۲۔ سموئیل ۱۳:۸	۲۔ تاریخ ۱۸: ۵۔ اور جب دمشق
اور داؤد کا بڑا نام ہوا جب وہ نک	کے ارامی ضویاہ کے بادشاہ ہدر عرنہ
کی وادی میں ارامیوں کے اٹھارہ ہزار	کی مدد کرنے کو آئے تو داؤد نے ارامیوں
آدمی مار کر بٹھائے۔	میں سے بائیس ہزار آدمی قتل
	کئے۔

تیسری غلطی: ۲ سموئیل ۱۸:۱۰ اور ارمی اسرئیلیوں کے سامنے سے بھاگے اور داؤد نے ارمیوں کے ساتھ سو رتھوں کے آدمی اور چالیس ہزار سوار قتل کر ڈالے اور ان کی فرج کے سردار سو یک کو ایسا مارا کہ وہ وہیں مر گیا۔

۱۔ تواریخ ۱۹: ۱۸۔ اور ارمی اسرئیل کے سامنے سے بھاگے اور داؤد نے ارمیوں کے ساتھ ہزار رتھوں کے سواروں اور چالیس ہزار پیادوں کو مارا اور شکر کے سردار سو فک کو قتل کیا۔

دیکھو ان دونوں مقاموں میں کتنی غلطیاں ہیں۔

چوتھی غلطی: ۱۲: ۲۱ عزرا بنی عزرا ایک ہزار دو سو بائیس۔ ۱۴: ۷ عزرا دو ہزار تین سو بائیس۔

یاد رہے کہ ان دونوں کتابوں کے ان ہی ابواب میں اور بھی غلطیاں

پانچویں غلطی: ۲۔ سلاطین

۲۴: ۸۔ اور یہو یا کین جب سلطنت کرنے لگا تو اٹھارہ برس کا تھا۔

چھٹی غلطی: ۲۔ سموئیل ۱۳: ۲۳

سو جاو نے داؤد کے پاس جا کر اس کو یہ بتایا اور اس سے پوچھا کیا تیرے ملک میں سات برس قحط رہے۔

ساتویں غلطی: ۱۔ سلاطین

۳: ۲۶ اور سلیمان کے پاں اس

۲۔ تواریخ ۳۶: ۹ یہو یا کین آٹھ برس کا تھا جب وہ سلطنت کرنے لگا۔

۱۔ تاریخ ۱۳: ۲۱ یا تو قحط کے تین

برس

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

چار ہزار تھان اور بارہ ہزار
سوار تھے۔ الخ

۲۔ تواریخ ۲:۲ ۲:۲

تین ہزار چھ سو آدمی ان کی
نگرانی الخ

۱۔ تواریخ ۵:۲۱ اور یوآب

نے لوگوں کے شمارہ کی میزان داؤد
کو بتائی اور سب اسرائیل گیارہ لاکھ
شمشیر زن مرد اور یہوداہ چار لاکھ
ستر ہزار شمشیر زن مرد تھے۔

۲۔ سموئیل ۱۳:۸ ۱۳:۸

جب وہ نمک کی وادی میں ارمیوں
کے اٹھارہ ہزار آدمی مار کر لوٹا۔

یاد رہے۔ ۱۔ تواریخ ۵:۱۸ میں بائیس ہزار لکھا ہے۔ دیکھو تینوں

کتابوں میں روح القدس نے کیسی رہنمائی فرمائی ہے۔

۲۔ تواریخ ۲:۲۲ ۲:۲۲

برس کا تھا جب وہ سلطنت کرنے

کے رتھوں کے لئے چالیس ہزار تھان
اور بارہ ہزار سوار تھے۔

۱۔ سموئیل ۱۶:۵

تین ہزار تین سو خاص منصبدار۔۔۔۔۔

۲۔ سموئیل ۱۶:۵

۹:۲۳ اور یوآب نے مردم شماری
کی تعداد بادشاہ کو دی جو اسرائیل
میں آٹھ لاکھ بہادر مرد نکلے جو شمشیر زن
تھے اور یہوداہ کے مرد پانچ لاکھ نکلے۔

۲۔ سموئیل ۱۶:۵

مزبورہ ۶۔ یوآب نے لوٹ کر
وادی شوره میں بارہ ہزار آدمیوں کو مارا۔

یاد رہے۔ ۱۔ تواریخ ۵:۱۸ میں بائیس ہزار لکھا ہے۔ دیکھو تینوں

کتابوں میں روح القدس نے کیسی رہنمائی فرمائی ہے۔

۲۔ سموئیل ۱۶:۵

۲۶:۸ ۲۶:۸

لگا۔ اور اس نے یروشلم میں ایک
برس سلطنت کی۔ اس کی ماں کا نام
عتلیاہ تھا جو عمری کی بیٹی تھی۔

کا تھا جب وہ سلطنت کرنے لگا اور
اس نے یروشلم میں ایک برس سلطنت
کی۔ اس کی ماں کا نام عتلیاہ تھا جو شاہ
اسرائیل عمری کی بیٹی تھی۔

لطف یہ ہے کہ ۲۔ تواریخ ۲۱: ۲۰ سے ثابت ہے کہ یہورام جو آخری بادشاہ
کا باپ تھا جب یہورام تخت پر بیٹھا تو بتیس سال کا تھا۔ اور اس نے آٹھ
برس سلطنت کی۔ نتیجہ یہ نکلا کہ جب یہورام مر گیا تو اس وقت اس کی عمر چالیس
سال کی تھی۔ یعنی باپ کی عمر وفات تک چالیس سال۔ اور اس کے بیٹے آخری بادشاہ
کی عمر اپنے باپ کی وفات کے وقت بیالیس برس تھی۔ دوسرے لفظوں میں
یوں سمجھئے کہ آخری بادشاہ اپنے باپ سے دو سال بڑا تھا۔ جیسا کہ ۲۔ تواریخ ۲۲: ۲۰ میں ہے۔
الغرض ان تمام غلطیوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ کتابیں
روح القدس کی تحریک سے قلمبند نہیں کی گئیں۔

ناظرین کرام! اب ہم ناموں کے اختلافات یا تحریف کے مشاہدات
کو آپ کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

پہلا اختلاف

۲۔ سموئیل ۸: ۸ اور داؤد
بادشاہ بپاہ اور بیروتی سے
جو ہلدی عزیز کے شہر تھے۔ بہت سا
پتیل لے آیا۔

۱۔ تواریخ ۸: ۱۸ اور ہلدی عزیز کے
شہروں طخت اور کون سے داؤد
بہت سا پتیل لایا جس سے سلیمان نے
پتیل کا بڑا حوض اور ستون اور پتیل
کے برتن بنائے۔

دیکھو ایک ہی فقرہ میں تین اختلاف پائے جاتے ہیں۔

دوسرا اختلاف

۱۔ تاریخ ۳ : ۵ اور یہ یروشلم	۲۔ سموئیل ۳ : ۱۱ تب داؤد نے
میں اس سے پیدا ہوئے سبعا اور	لوگ بھیج کر اس عورت کا حال
سوراب اور ناتن اور سلیمان یہ	دریافت کیا اور کسی نے کہا کیا وہ
چاروں غمی ایل کی بیٹی بت سورع کے	العام کی بیٹی بت بعلع نہیں جو حتیٰ
بطن سے تھے۔	اور یا کی بیوی ہے۔ سے پیدا ہوئے متی ۱ : ۶۔

تیسرا اختلاف

۱۔ تواریخ ۱۹ : ۱۶۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔	۲۔ سموئیل ۱۶ : ۱۰ ہدر عزہ کی
پار کے ارامیوں کو بلوایا اور ہدر عزہ	فوج کا سپہ سالار سو یک ان کا
کا سپہ سالار سوفک ان کا سردار تھا۔	سردار تھا۔

اور بھی ان کتابوں میں اختلاف ہیں لیکن ہم صرف ان تینوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

اب ہم ایسے فقرات نقل کرتے ہیں جن کا آپس میں اختلاف ہے۔

پہلا اختلاف

۱۔ یہ میاہ ۳۱ : ۱۵ خداوند یوں	انجیل متی ۲ : ۱۸ رامہ میں
فرماتا ہے کہ رامہ میں ایک آواز سنائی	آواز سنائی دی۔ رونا اور بڑا ماتم
دی۔ فوج اور زار و زار رونا۔	داخل اپنے بچوں کو رو رہی ہے اور
داخل اپنے بچوں کو رو رہی ہے وہ	تسلی قبول نہیں کرتی اس لئے کہ
اپنے بچوں کی بابت تسلی پذیر نہیں ہوتی	وہ نہیں ہیں۔
کیونکہ وہ نہیں ہیں۔	

دوسرا اختلاف

انجیل متی ۶:۱۲ - اے بیت لحم	میکہ ۵: ۲ - لیکن اے بیت لحم
یہوداہ کے علاقے تو یہوداہ کے حاکموں	افراتاہ اگر تو یہوداہ کے ہزاروں میں
میں ہرگز سب سے چھوٹا نہیں کیونکہ	شامل ہونے کیلئے چھوٹا ہے تو بھی تجھ میں
تجھ میں سے ایک سردار نکلے گا جو میری	سے ایک شخص نکلے گا اور میرے حضور
امت اسرائیل کی گلہ بانی کرے گا۔	اسرائیل کا حاکم ہوگا اور اس کا مصدر
	زمانہ سابق ہاں قدیم الایام سے ہے۔

تیسرا اختلاف

انجیل متی ۱: ۲۳ - دیکھو ایک کنواری	یسعیاہ ۷: ۱۴ - دیکھو ایک کنواری
حاملہ ہوگی اور بیٹیا جنے گی اور اس کا نام	حاملہ ہوگی اور بیٹیا پیدا ہوگا اور وہ
عمانواہل رکھیں گے۔	اس کا نام عمانواہل رکھے گی؟

چوتھا اختلاف

اعمال ۱۵: ۱۶	عاموس ۹: ۱۱ میں اس روز
ان باتوں کے بعد میں پھر اگر دائرہ کے گرے	دائرہ کے گرے ہوئے مسکن کو کھڑا کر کے
ہوئے خیمہ کو اٹھاؤں گا۔ اور اس کے چھٹے	اس کے رختوں کو بند کروں گا اور اس
ٹوٹے کی مرمت کر کے اسے کھڑا کروں گا۔	کے کھنڈ کی مرمت کر کے اسے پہلے کی
	طرح تعمیر کروں گا۔

پانچواں اختلاف

پیدائش ۳۲: ۲۸ اس نے کہا	ہو سیع ۱۲: ۳: ۴ اس نے
کہ تیرا نام اگے کو یعقوب نہیں بلکہ اسرائیل	رحم میں اپنے بھائی کی ایڑی پکڑی اور

وہ اپنی توانائی کے پیام میں خدا سے کشتی لڑا ہاں وہ فرشتہ سے کشتی لڑا اور غالب آیا۔	ہوگا کیونکہ تو نے خدا اور آدمیوں کے ساتھ زور آزمائی کی اور غالب ہوا۔
--	---

دیکھو ان دونوں فقروں میں اختلاف کے سوا کتنا کفر لکھا ہے۔

چھٹا اختلاف

اول سموئل ۱۵ : ۲۹ اور جو اسرائیل کی قوت ہے وہ نہ تو جھوٹ بولتا اور نہ بچھتا ہے کیونکہ وہ انسان نہیں ہے کہ بچھتا ہے۔	پیدائش ۶ : ۶ تب خداوند زمین پر انسان کو پیدا کرنے سے ملول ہوا اور دل میں غم کیا۔
--	--

ساقواں اختلاف

۲۔ تواریخ ۳ : ۳ اور اس کے بچے بیوں کی صورتیں اس کے گرد اگر دس دس دس ہاتھ تک تھیں اور اس بڑے حوض کو چاروں طرف سے گھیرے ہوئے تھیں۔	اسلاطین ۲۴ : ۷ اور اس کے کنارے کے بچے گرد اگر دس دس ہاتھ تک لٹو تھے جو اسے یعنی بڑے حوض کو گھیرے ہوئے تھے۔
--	---

آٹھواں اختلاف

یوہان ۲ : ۲۸ تا ۳۴ اور اس کے بعد میں ہر بشر میری روح نازل کروں گیا اور تمہارے بیٹے بیٹیاں نبوت کریں گے	اعمال ۱۷ : ۲ تا ۲۰ خدا فرماتا ہے کہ آخری دنوں میں ایسا ہوگا کہ میں اپنے روح میں سے ہر بشر
--	---

تمہارے بوڑھے خواب اور جوان
 رویا دیکھیں گے۔ بلکہ میں ان ایام میں
 غلاموں اور لونڈیوں پر اپنی روح
 نازل کروں گا۔ اور میں زمین و آسمان
 میں عجائب ظاہر کروں گا۔ یعنی خون
 اور آگ اور دھوئیں کے ستون۔
 اس سے پیشتر کہ خداوند کا خوفناک
 روزِ عظیم آئے آفتاب تاریک
 اور مہتاب خون ہو جائے گا۔“

میں پڑھ لوں گا۔ اور تمہارے بیٹے اور
 تمہاری بیٹیاں نبوت کریں گی۔ اور تمہارے
 جوان رویا اور تمہارے بوڑھے خواب
 دیکھیں گے۔ بلکہ میں اپنے بندوں اور
 بندوں پر بھی ان دنوں میں اپنے
 روح میں سے ڈالوں گا اور وہ نبوت
 کریں گی۔ اور میں اوپر آسمان پر عجیب
 کام اور نیچے زمین پر نشانیاں یعنی خون
 اور آگ اور دھوئیں کا بادل دکھاؤں
 گا۔ سورج تاریک اور چاند خون ہو
 جائے گا۔ پیشتر اس لمحے کہ خداوند کا
 عظیم اور حلیل دن آئے۔“

اس جگہ تو مضمون میں فرق پڑ گیا اور کاتب کا سہارا بھی جاتا رہا۔
 ع۔ کو الزام ان کو دیتے تھے فقہور اپنا نکل آیا

نواں اختلاف

۴۔ تواریخ ۲: ۲ - اور سلیمان
 نے ستر ہزار بارہ ہزار اور پہاڑ
 میں اسی ہزار درخت کاٹنے والے
 پہاڑوں میں تھے۔“

۱۔ سلاطین ۱۵: ۵ اور سلیمان
 کے ستر ہزار بوجھ اٹھانے والے اور
 اسی ہزار درخت کاٹنے والے
 پہاڑوں میں تھے۔“

دسواں اختلاف

وقتاً ۱۱ : ۳۰	متی ۱۳ : ۶ اور ہمیں آگے بڑھنا
.....	میں نہ لا بلکہ برائی سے بچا دیکھو کہ بادشاہی
.....	اور قدرت اور جلال ہمیشہ تیرے ہی
اور ہمیں آگے بڑھنا میں نہ لا۔	ہیں۔ آمین۔“

گیارہواں اختلاف

وقتاً ۲۱ : ۳۳	مرقس ۱۳ : ۳۱ : ۳۲
آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن	آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن
میری باتیں ہرگز نہ ٹلیں گی۔	میری باتیں نہ ٹلیں گی۔ لیکن اس دن یا
	اس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ
	آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر باپ۔

دیکھو تو قایم یہ فقرہ درج نہیں کیا گیا اور متی میں مرقس کے فقرے کی طرح درج ہے۔

دسواں باب

ناظرین کرام ! ہم اس باب میں پہلے عیسائیوں کے دو عقیدے تحریر کرتے ہیں۔
پہلا عقیدہ : حضرت مسیح حاضر و ناظر ہیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھئے
 کہ حضرت مسیح ہر جگہ موجود ہیں۔ مسیح کی الوہیت حصہ اول صفحہ ۷۸،
 مستفاد ہے چین خان صاحب۔

دوسرا عقیدہ : حضرت مسیح عالم الغیب ہیں۔ دیکھو یہی کتاب صفحہ ۷۹ یہ
 وہ عقیدے ہیں جو عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ کے عشق و محبت میں غلو کر کے ایجاد کئے
 ہیں۔ ہم اہل اسلام کی خدمت میں یہ عرض کرتے ہیں کہ ان عقیدوں کا اسلام سے دور کا

بھی تعلق نہیں۔ ع سوچنے کی بات ہے اسے بار بار سوچ

حضرت مسیح اور مسیحی

آج کل مسیحی مقررین اپنی تقاریر میں حاضرین کو یہ کہتے ہیں کہ جس انسان کو کوئی بھی مرض ہو تو وہ اس جگہ پر ہاتھ رکھے جہاں پر مرض ہے ہم دعا کریں گے۔ اور مسیح کے نام سے اس مرض کو دور کریں گے۔ گو بیماری دور ہو یا نہ ہو مگر اس کام کو اپنے مذہب کی صداقت کی دلیل بناتے ہیں۔ ہم اس پر کچھ نہیں کہتے بلکہ ان ہی کی الہامی کتاب سے حضرت مسیح کا فرمان نقل کرتے ہیں جس سے سارا معاملہ کھل جاتا ہے۔

”پس ان کے پھلوں سے تم ان کو پہچان لو گے جو مجھ سے اے خداوند اے خداوند! کہتے ہیں ان میں سے ہر ایک آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہی جو میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے۔ اس دن بہترے مجھ سے کہیں گے۔ اے خداوند اے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوت نہیں کی اور تیرے نام سے بد روحوں کو نہیں نکالا۔ اور تیرے نام سے بہت سے معجزے نہیں دکھائے؟ اس وقت میں ان سے صاف کہہ دوں گا میری کبھی تم سے واقفیت نہ تھی۔ اے بدکار و میرے پاس سے چلے جاؤ۔“ متی ۷: ۲۰ تا ۲۳۔

اب ہم آپ کے سامنے ان خطوط کا ذکر کریں گے جن کو مسیحی علماء کی طرف لکھا گیا اور ان کے جوابات بھی درج کریں گے۔

میرا پہلا خط : پہلا خط میں نے وائس آف پرائیویٹ ۳۲ لاہور کو لکھا تھا جس میں یہ تحریر کیا تھا کہ کسی قابل پادری صاحب کا پتہ دیں کہ جس سے تحریف بائبل پر قلمی طور پر مناظرہ کر سکوں۔ اس خط کا جواب نیچے درج کیا جاتا ہے۔

میرے خط کا جواب

مکرمی جناب مولوی حسینی صاحب

بعد آداب کے آپ کی خدمت میں عرض ہے کہ ہمیں بڑی خوشی ہے کہ آپ ادارہ وائس آف پرافیسری سے اپنی سند حاصل کر چکے ہیں اس لئے ہم آپ کو ہدیہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

قلمی مناظرہ کے متعلق یہ عرض ہے کہ آپ اپنا سوال تحریر فرمائیں ہم آپ کے سوال کا جواب دینے کی ہر ممکن کوشش کریں گے ہم مناظرہ کے خواہش مند نہیں کیونکہ اس سے کبھی بھی تسلی بخش نتائج برآمد نہیں ہوتے اور نہ ہو سکتے ہیں مذہبی مسائل مناظرہ سے قطعاً حل نہیں ہو سکتے البتہ اس کے لئے گہری تحقیق اور روح القدس کی رہنمائی کی ضرورت ہے۔

نیاز مندان وائس آف پرافیسری لاہور

اس خط کے بعد میں نے دوسرا خط تحریر کیا جس کو نیچے درج کیا جاتا ہے:-

میرا دوسرا خط :- رجسٹریشن نمبر ۱۳۱۱۳

ضیاء الحسینی جالندھری مورخہ ۵ فروری ۱۹۵۷ء

مکرمی جناب مسیکرٹری صاحب

بعد آداب کے آپ کے ہدیہ مبارکباد کو تہ دل سے شکریہ کے ساتھ قبول کرتا ہوں آپ نے تحریر فرمایا ہے کہ مناظرہ میں مذہبی مسائل حل نہیں ہوتے اور ہم مناظرہ کے خواہش مند نہیں ان ارشادات سے آپ کے عقائد کی صداقت معلوم نہیں ہوئی سچ کو اسخ نہیں اب آپ کے دوسرے فرمان کے مطابق سوالات ارسال کر رہا ہوں توقع ہے کہ آپ مندرجہ ذیل سوالات کو حل فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرماویں گے۔

سوال نمبر ۱: کتاب تورات کس زبان میں نازل ہوئی؟ کیا اصل کتاب آپ کے

پاس موجود ہے؛ اصل تورات کس لکھی، مزیدہ تورات کا کس اور کب سب سے پہلے ترجمہ کیا؟
پھر اردو زبان میں کس نے اور کب سب سے پہلے ترجمہ کیا؟

سوال نمبر ۲: کیا آپ کی تورات ہر قسم کی غلطی سے پاک ہے؟ تورات سے مراد
پیدا آتش خروج۔ اجارہ گیتی اور استغناء ہے؟

سوال نمبر ۳: کیا پرانا اور نیا عہد نامہ کتاب پیدا آتش سے لیکر مکاشفہ تک
روح القدس کی مدد سے لکھا گیا ہے۔ اگر روح القدس کی مدد سے سارا انیس لکھا گیا تو
جو لکھا گیا ہو اس کے بارہ میں ان کتابوں کے نام تحریر فرمادیں۔ نیز آپ کے نزدیک تحریف
کی تعریف کیا ہے؟

فی الحال ان ہی مختصر سوالوں پر اکتفا کرتا ہوں۔ اُمید قوی ہے کہ آپ دریا دلی کا ثبوت
دیئے ہوئے جوابات سے مطلع فرمادیں گے جواب کے لئے لفافہ بھی خدمت میں ارسال کر دیا
ہے۔ اور آئندہ بھی لفافہ ارسال کر دیا کروں گا۔

آپ کا نیاز مند حسینی جانندھری

اس خط کا جواب

دفتر وائس آف پرنسپل - نمبر ۳۲ لاہور - مورخہ ۲۳ فروری ۱۹۵۶ء

مکرمہ جناب مولوی صاحب

السلام علیکم! آپ کی ارسال کردہ چھٹی دستیاب ہوئی شکریہ قبول فرمائیے آپ کے
سوالات کا جواب نمبر وار حسب ذیل ہے۔

۱۔ تورات صحائف انبیاء اور زبور کی مقدس کتب بھی عہد عشق عبرانی زبان میں نازل
ہوئی۔ اور اب تک اپنی اصلی صورت میں محفوظ ہے۔ اس میں شک نہیں کہ کتاب مقدس
کی ایک ہزار سے زائد زبانوں میں ترجمہ ہو چکی ہے۔ تاہم میں یہ بات کہنے میں انتہائی سست
ہے کہ اس کی صحت میں قطعاً کوئی فرق نہیں آیا۔ چنانچہ عہد عشق کے مختلف نسخے جو

مختلف ممالک میں مختلف زبانوں میں (یعنی عبرانی، لاطینی، اور یونانی) میں پائے جاتے ہیں ایک دوسرے سے پوری پوری مطابقت رکھتے ہیں۔ چونکہ خدا کا کلام نہ تو کبھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ اور نہ اسے بادی حادث سے کچھ خطرہ پیش آ سکتا ہے۔ لہذا ہمارا یہ ایمان ہے کہ اس میں کوئی تحریف یا تبسّخ نہ واقع ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔

اس سوال کا جواب دیتے ہوئے مجھے عرض کرنا ہے کہ عبرانی زبان میں اصل نسخہ ہمارے پاس موجود ہے۔ اگر آپ اسے دیکھنا چاہیں تو لاہور شریف لا کر ملاحظہ فرما سکتے ہیں۔ پہلے سوال کے آخری حصہ کا جواب دیتے ہوئے میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ تورات حضرت موسیٰ کے ذریعے سے الہام کے وسیلہ سے نازل ہوئی۔ اردو ترجمہ ایک مترجم کا نتیجہ فکر کاوش نہیں بلکہ عالموں کی جماعت نے متفقہ طور سے اردو کا جامہ پہنایا۔

سوال نمبر ۱۶: کا مختصر جواب یہ ہے چونکہ تورات کلام مقدس کا ایک حصہ ہے اور خدا کا کلام ہمیشہ غلطی سے مبرا رہتا ہے۔ لہذا ہمارا دعویٰ ہے کہ تورات الہامی نظریہ اور پیغام کے اعتبار سے بالکل صحیح ہے۔

سوال نمبر ۱۷: میں آپ نے یہ استفسار فرمایا ہے کہ کیا کل کلام خداوندی از پیدائش تا مکاشفائے روح القدس کی مدد سے لکھا گیا ہے جو باعرض ہے کہ ہمارا یہی ایمان ہے اور میں اس میں ذرا بھی شک و شبہ نہیں ہے۔ اس سوال کے جواب کی وضاحت میں بائبل مقدس ہی کے الفاظ مقتبس کرتا ہوں۔ ”اور ہمارے پاس نبیوں کا وہ کلام ہے جو زیادہ معتبر ٹھہرا۔ اور تم اچھا کرتے ہو جو یہ سمجھ کر اس پر غور کرتے ہو کہ وہ ایک چراغ ہے جو اندھیری جگہ میں روشنی بخشتا ہے۔ اور پہلے یہ جان لو کہ کتاب مقدس کی کسی نبوت کی بات تاویل کسی کے ذاتی اختیار پر موقوف نہیں۔ کیونکہ نبوت کی کوئی بات آدمی کی خواہش سے کبھی نہیں ہوئی۔ بلکہ آدمی روح القدس کی تحریک کے سبب خدا کی طرف سے بولتے تھے۔“ ۲ پطرس ۱: ۱۹ تا ۲۱۔

اس کے ساتھ عاموس ۳ : ۷ بھی ملاحظہ فرمائیے "یقیناً خداوند خدا کچھ نہیں کرتا

جب تک کہ اپنا بھید اپنے خدمت گزار بنیوں پر پہلے آشکارا نہ کرے۔"

ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی

میں تربیت کرنے کے لئے فائدہ مند بھی ہے تاکہ مرد خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام

کے لئے بالکل تیار ہو جائے۔ ۲ تیمتیس ۳ : ۱۶ و ۱۷۔

لہذا تمام کلام مقدس روح القدس کی ہدایت سے خدا کے بندوں کی معرفت نازل

ہوا۔ اس لئے تحریف کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَتِهِ

نیاز منداں و انس آف پراکسیسی (خدا کے نبوت) ۳۳ پوسٹ بکس لاہور۔

یہ دونوں خطوط میرے پاس اصلی موجود ہیں۔

میرا تیسرا خط :- باسمہ سجانہ - نمبر ۳۱۰ ضیا الحسینی جالندھری

شور کوٹ روڈ ضلع جھنگ ۲۷-۵۸

مگر مکی ضاب پادری صاحب :- القاب و آداب کے بعد آج مورخہ ۲۷/۵

بروز جمعرات کو بائیس دن کے بعد آپ کی ارسال کردہ چھٹی موصول ہوئی، وہ غیر تسلی

بخش اور نامکمل تھی میں جوابات دیئے گئے بہر حال آپ کی کوشش کا شکریہ ادا ہے۔ امید ہے

کہ مندرجہ ذیل سوالات کو مکمل اور تسلی بخش حل کر کے جلد از جلد ارسال کریں گے۔

سوال نمبر ۱ :- کونسی صدی میں پرانے عہد نامہ کا ترجمہ کیا گیا؟ اور اردو زبان میں

کس صدی میں ہوا؟ اور ان مترجمہ ترجمین میں سے چھ ایک کے نام تحریر کیجئے؟

سوال ۲ :- تحریف اور تسیخ کی تعریف کیجئے؟

سوال ۳ :- مندرجہ ذیل تضاد کی وجہ کیا ہے؟ جبکہ روح القدس کی مدد سے

مقدس بائبل لکھی گئی۔ سمویل ۲ : ۲۳-۱۳ : ۷ سال تواریخ ۱ : ۱۲ : ۳ سال

سمویل ۲ : ۲۳-۹ : ۱ میں یہ تعداد درج ہے۔

اسرائیلی آٹھ لاکھ یہود وہ پانچ لاکھ تواریخ ۱ : ۲۱ : ۵
 اسرائیلی گیارہ لاکھ یہود وہ چارہ لاکھ ستر ہزار سلاطین ۲ : ۸ : ۲۶
 اخزہ یاہ کی عمر تحت نشینی کے وقت ۲۲ برس اور تواریخ ۲ : ۲۲ : ۲ میں
 اخزہ یاہ کی عمر تحت نشینی کے وقت ۴۲ سال۔

۱۔ انجیل متی ۲ باب کا آخری فقرہ نامہری کہلائے گا۔ حالانکہ انبیاء سابقین کی کتابوں میں
 کہیں درج نہیں ہے۔ اسی انجیل کا پہلا فقرہ ۲۲ : ۴۵ کے مخالف ہے۔ یہود وہ کا عام خط
 ۴ فقرہ جنوک کی پیش گوئی۔ حالانکہ جنوک کا ذکر کتاب پیدائش میں ہے۔ وہاں پر یہ اس
 پیش گوئی کا اور نہ کسی اور کتاب میں اس کا ذکر ہے۔

تفسیر زبور جس نسخے تبدیلی کی۔

يَحْمَدُونَ الْكَلِمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ۔ عبرانیوں کے نام پوپوس رسول کا پہلا خط ۱۸ : ۷۔
 والسلام على من التبع الهدى۔

نیاز مند حسینی جالندھری۔

اور اس کے بعد پھر دو دفعہ خط لکھا لیکن جواب نہیں ملا۔

ایک اور خط

وجہ :۔ اس خط کو بکھنے کی ضرورت ایسے پیش آئی کہ کراچی میں ایک مسیحی سے تحریف بائبل پر
 گفتگو ہوئی تو میں نے اور میرے ساتھیوں نے بائبل کی تحریف پر اخزہ یاہ کی عمر بائیس برس اور
 اسی اخزہ یاہ کی عمر بائیس برس کا حوالہ دیا تو کہنے لگا کہ مقدس بائبل میں ایسی غلطی کبھی واقع
 نہیں ہو سکتی ہم نے کہا کہ بائبل آپ کے کتب خانہ میں موجود ہے نکال کر دیکھو۔ اور جب بائبل
 کو کھول کر دیکھا تو اسی طرح لکھا تھا جس طرح ہم کہتے تھے کہنے لگا کہ کاتب کی غلطی ہے میرے
 ساتھی تو خاموش رہے۔ میں نے کہا جو اور زبانوں میں بائبل ہے اس میں بھی ایسا ہی ہے اور
 اس پر اس نے انگریزی کی بائبل نکالی۔ اس میں بھی ایسے ہی تھا پھر ہم نے عربی کی بائبل پیش کی۔

اس میں بھی ایسے ہی تھا۔ پھر پہلے جیسا جوہر تو نہ رہا کہنے لگا کہ کوئی خاص وجہ ہوگی جو مجھے معلوم نہیں۔ ہم نے اور بھی ایسے سوالات کیے تھے۔ مجھے کہنے لگا کہ آپ پادری کے ایل ناصر صاحب کو بھی خط لکھیں۔ وہ آپ کی تسلی فرمادیں گے۔ میں نے کہا کہ آپ پتہ لکھ دیں۔ اس نے پتہ لکھ دیا اور میں نے خط ارسال کیا جس کی نقل نیچے تحریر کی جاتی ہے۔

”باسمہ سبحانہ“ حسین - ۴ - ۲ - ۲۴ کراچی

بخدمت جناب ناصر صاحب: القاب و آداب کے بعد مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ رات پاکستان بائبل سوسائٹی بونس روڈ کراچی کے سیلرز میں سے مدد سی گفتگو ہوئی۔ تو انہوں نے آپ کا ایڈریس دیا۔ اس لیے آپ کو تکلیف دے رہا ہوں۔ امید ہے کہ آپ تسلی بخش جوابات ارسال فرمادیں گے۔ سیلرز میں صاحب نے کہا تھا کہ آپ ان کو ضرور خط لکھ کر پتہ کریں۔ سوال ۱: عزرا باب ۵: ۲ بنی اورخ ۷: ۷ اور نحمیاہ باب ۷: ۱۰ بنی اورخ ۷: ۵۲ ہے اور بھی اسی طرح کے اختلاف ہیں۔ ان کی وجہ کیا ہے؟

سوال ۲: سلاطین ۲ باب ۸: ۲۶ اخزیاہ کی سلطنت کے وقت عمر ۲۲ سال ہے اور تواریخ ۲ باب ۲۲: ۲ اخزیاہ کی سلطنت کے وقت عمر ۲۲ سال ہے۔ دونوں میں اختلاف کی وجہ کیا ہے؟

سوال ۳: انجیل متی باب ۶: ۲۲ یہ پیش گوئی پرانے عہد نامہ میں نہیں ہے اور یہ وہاں کا عام خط فقرہ ۱۴ حنوک والی پیش گوئی ہے اور کتاب پیدائش میں حنوک کا ذکر ہے اور شیگونی موجود نہیں ہے۔ ان دونوں کی کیا وجہ ہے؟

سوال ۴: کتاب پیدائش باب ۶: ۹ نوح کا نسب نامہ یہ ہے۔ نوح مردارستانہ تھا..... ونح حلالانکہ یہ حسب نامہ ہے۔ نہ کہ نسب نامہ اور نسب نامہ اس مقام پر نہیں لکھا۔

ان ہی پر گفتگو کرتا ہوں۔ امید ہے کہ آپ ضرور ہی ان مقامات کو حل فرما کر شکریہ کا

موقع عنایت فرمادیں گے۔ فقط حسینی ۶۰-۲-۲۳

اس خط کا جواب اب تک موصول نہیں ہوا۔ اس کے بعد کراچی سے واپس
شورکوٹ روڈ آکر پھر جوابی کارڈ لکھا۔ لیکن اس کا بھی جواب نہ دیا گیا۔ آخر کار رجسٹری
ارسال کی۔ اس رجسٹری کو نیچے درج کیا جاتا ہے۔

باسمہ سبحانہ از بشیر احمد حسینی ۶۰/۲۱

بخدمت جناب پادری ناصر صاحب !

القاب و ادب کے بعد مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ میں اس سے پیشتر آپ کی خدمت
میں ایک لفافہ کراچی سے اور ایک جوابی کارڈ شورکوٹ روڈ سے ارسال کر چکا ہوں۔ جواب
سے اب تک محروم ہوں۔ شاید آپ کو نہ ملے ہوں۔ تو اب اس لئے رجسٹری ارسال کر رہا ہوں
میں نے بائبل کا کافی مطالعہ کیا ہے۔ مجھے چند مقامات سمجھ میں نہیں آئے۔ وہ مقامات تحریر
کر کے آپ کی خدمت میں ارسال کر رہا ہوں۔ امید قوی ہے کہ آپ ضرور راور جلد ان مقامات
کو حل فرما کر ارسال فرمادیں گے۔ اور شکریہ کا موقع عنایت فرمادیں گے۔ اس میں بھی
وہی سوالات لکھے تھے جو کہ کراچی سے لکھ چکا تھا۔

فقط جواب کا منتظر..... حسینی۔

میرا پتہ یہ ہے۔ بشیر احمد حسینی۔ شورکوٹ روڈ ضلع جھنگ
اس رجسٹری کا نمبر دس تھا۔ اور یہ شورکوٹ روڈ سے مندرجہ ذیل پتہ پر کی
گئی تھی۔ پادری کے ایل ناصر صاحب جیلو جیکل میسنری گوجرانوالہ۔
اس رجسٹری کا کوئی جواب نہیں دیا گیا۔

رجسٹری کا عکس

اس رجسٹری کا عکس مندرجہ ذیل ہے۔

475 - 1/5/

No. 10

For Insurance Notice see reverse. Rs. As.
Stamps affixed except in case of un- Date-Stamp.
insured letter of not more than the
initial weight prescribed in the post
and Telegraph Guide on which no
acknowledgment is due.

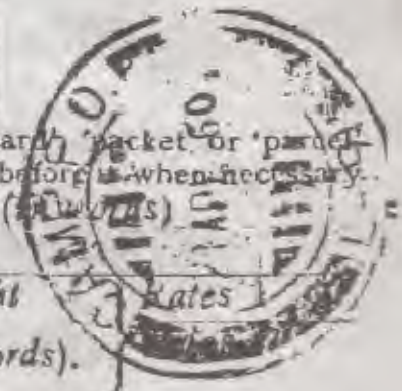
Received a registered

addressed to Wahid K L

Theatrical Society

Write here 'letter', 'postcard', 'packet' or 'parcel'
Initials of Receiving Officer with the word 'insured' before it when necessary.
Insured for Rs. (in figures) 40 (in words) Forty

Weight 10 Rates 10
Insurance fee Rs. 2 As. 00 (in words).
Name and address of sender {
}



ایک اور جوابی رجسٹری

بشیر احمد حسینی ۲۱/۴

بخدمت جناب ڈائریکٹر صاحب

القاب و آداب کے بعد مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ بندہ مقدس بائبل کا مطالعہ
عرصہ دراز سے کر رہا ہے۔ اور مندرجہ ذیل مقامات سمجھ میں نہیں آئے۔ امید ہے کہ آپ
حل فرما کر شکریہ کا موقع عنایت فرمائیں گے۔

اس میں بھی وہی سوالات درج تھے جو پادری کے ایل ناصر صاحب کو

کراچی کے خط میں لکھ چکا ہوں۔ فقط دعا گو رہا حسینی

پتہ یہ ہے۔ ۱۔ بشیر احمد حسینی شور کوٹ روڈ ضلع جھنگ ۲۱/۴

یہ جوابی رجسٹری اس پتہ پر کی گئی۔ ڈائریکٹر صاحب وائس آف پرائیویسی
بائل کار سپانڈس سکول پوسٹ بکس نمبر ۳۳۳ - لاہور۔

اس جوابی رجسٹری کی اگلا نمٹ بعد دستخط وصول میرے پاس موجود ہے۔ اس
رجسٹری کا نمبر گیارہ ہے۔ لیکن اس رجسٹری کا جواب نہ ملا۔

ع۔ شاید کہ اتر جائے تیرے دل میں میری بات

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس
نیک مقصد کے لئے قلم اٹھایا تھا، محض خدا تعالیٰ کے
فضل و کرم سے آج اپنے مقصد کو پورا کر چکا ہوں۔
ع۔ یاد زندہ صحبت باقی

والسلام علی من التبع الہدی

بشیر احمد حسینی عفی عنہ

بروز بدھ ۲۸ ذیقعدہ ۱۳۷۹ھ

اسلام کا چمکے نور ہمارا مقصد ہے
بے دینی ہو دور ہمارا مقصد ہے

ہماری دیگر تصنیفات

- ۱۔ آخری نبی اور تورات موسیٰ۔ ۸۔ تحقیق مسئلہ بشریت۔
- ۲۔ اسلام اور عیسائیت۔ ۹۔ الست برکم۔
- ۳۔ تحقیق وہ مددگار۔ ۱۰۔ ہمارے صحابہؓ۔
- ۴۔ بشارت عیسیٰ۔ ۱۱۔ ایک خط کا جواب۔
- ۵۔ محمدؐ کون ہے؟ ۱۲۔ معارف سورۃ یوسف۔
- ۶۔ بائبل سے جوت کی پہچان۔ ۱۳۔ تین عقیدے۔
- ۷۔ خیر البیان۔ ۱۴۔ بابرؒی مسجد کا انتقام اور بھارت کا انجام

ملنے کا پتہ

اسلامی کتب خانہ منیاری بازار شورکوٹ چھاؤنی (ضلع جھنگ)